عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۰ | ۱۸ تا ۲۴؍ رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ مطابق یکم تا ۷؍ مئی ۲۰۲۱ء | شمارہ: ۱۷

ستائیسواں سالانہ کل پاکستان

ختم نبوت کورس

چناب نگر کی خصوصی رپورٹ

اعتکاف

اہمیت و فضیلت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

آپ کے مسائل

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ

س:......اگر ایک شخص کے پاس سونا چاندی اور ضرورت سے زائد کوئی بھی سامان نہیں ہے، لیکن اس کے پاس صرف کچھ رقم ہو جو اس نے جمع کر رکھی ہو کسی بھی ضرورت کے لئے تو کیا سال پورا ہونے پر اس پر زکوٰۃ دینی ہوگی؟

ج:......اگر جمع شدہ رقم خواہ کسی بھی مقصد کے لئے ہو ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے بقدر ہو اور سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور مجموعی رقم کا ڈھائی فیصد بطور زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

تجارت کی نیت سے خریدے پلاٹ پر زکوٰۃ

س:......اگر پلاٹ یا پراپرٹی انویسٹمینٹ کے لئے خریدی ہو اور یہی نیت ہو کہ جب اچھی قیمت ملے گی تو فروخت کر دیں گے، کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی اور کس حساب سے؟

ج:...... جو پلاٹ بیچنے کی نیت سے خریدا ہے اس پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے، اس لئے کہ یہ مال تجارت ہے اور مالِ تجارت پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، اگر پہلے سے صاحبِ نصاب ہو یا یہ پلاٹ نصاب کے بقدر ہو، چاندی کی مالیت کے حساب سے تو مارکیٹ میں اس پلاٹ کی جو بھی قیمت ہوگی زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس قیمت کا اعتبار ہوگا۔

روزے کے فدیہ کی رقم

س:......اگر روزے کا فدیہ نقد رقم کی صورت میں دینا ہو تو کیا حساب ہوگا اور اگر کسی دوسرے ملک کا رہائشی پاکستان آیا ہو تو کیا حکم ہے؟ کیا وہ فدیہ کی رقم پاکستان کے حساب سے دے یا اپنے ملک کے حساب سے دے؟

ج:......ایک روزے کے فدیہ کی مقدار پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے اور یہ مختلف علاقوں کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے، اس لئے اپنے علاقے کے اعتبار سے اس کی قیمت کا حساب لگا کر فدیہ ادا کیا جائے۔

دوسرے ملک سے آنے والا روزوں کی تعداد کس طرح پوری کرے

س:......ایک ملک سے دوسرے ملک جانے کی وجہ سے اگر کسی کے روزے ۲۸ ہوئے ہوں پورے ۲۹ یا ۳۰ نہیں ہوئے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ کیا وہ باقی ۲ روزے رکھے یا ایک روزہ رکھے؟

ج:...... مذکورہ صورت میں ایک روزہ کی قضا رکھ کر ۲۹ روزے پورے کرنے ہوں گے۔

بیماری کی وجہ سے چھوٹنے والے روزہ کا کفارہ

س:......بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکا تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

ج:...... جو روزے بیماری کی وجہ سے رہ گئے ہوں ان کی قضا کرنا ضروری ہے یعنی جتنے روزے رہ گئے تھے صحت ہو جانے کے بعد اتنے روزے رکھنے ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۰ ۱۸ تا ۲۴ ؍رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ مطابق یکم تا ۷ ؍مئی ۲۰۲۱ء شمارہ: ۱۷

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

کُل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر کی رپورٹ	۴	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
امیر المومنین سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ	۷	مولانا حافظ عبدالودود شاہد
اعتکاف کی اہمیت وفضیلت	۹	مولانا عبدالمجید ندیم، برمنگھم
ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ (۲)	۱۱	حافظ محمد زاہد
الاربعین فی خاتم النبیین ﷺ (۷)	۱۴	مولانا غلام رسول دین پوری
.... سیرت پاک کے چند روشن ابواب (۱۴)	۱۷	حافظ محمود راجا، سجاول
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ	۱۹	رپورٹ: قاری عبداللہ فیض
الحاج محمد اسلم بھٹی کی رحلت	۲۱	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی وتبلیغی اسفار	۲۲	ادارہ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ ؍روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 001001096468001 9
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019**
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT **0010010964710018**
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018**
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ستائیسواں سالانہ کل پاکستان

ختم نبوت کورس چناب نگر کی رپورٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

۲۰۱۹ء کے چھبیسویں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر میں گیارہ سو باون (۱۱۵۲) حضرات شرکاء کرام تھے۔ ۲۰۲۰ء میں سالانہ کورس بوجہ کرونا منعقد نہ ہوسکا۔ امسال ۲۰۲۱ء کا کورس (۲۷/مارچ تا یکم اپریل مطابق ۱۳/شعبان تا ۱۸/شعبان ۱۴۴۲ھ) ہفتہ تا جمعرات بڑی آب و تاب سے منعقد ہوا۔ گزشتہ کورس کی تعداد کو سامنے رکھ کر امسال خیال تھا کہ شرکاء کی تعداد پندرہ سو سے دو ہزار تک ہوسکتی ہے۔ اس حساب اور اندازہ سے انتظام واہتمام کیا گیا۔ لیکن حق تعالیٰ شانہ کی رحمت بے پایاں کے صدقے، کہ گزشتہ کورس کی نسبت تعداد دوگنی سے بھی زیادہ ہوگئی۔ العظمۃ للّٰہ! امسال کل داخلہ ۲۵۷۶ ہوا۔

جمعرات شام کو اسلام آباد، پشاور، چارسدہ سے ۹ بسیں آ گئیں۔ جمعہ صبح کے قریب کوئٹہ سے تین لگژری کوچوں کا قافلہ ۱۴۰/افراد کے ساتھ پہنچا۔ ملتان جامعہ عمر بن خطاب سے رفقاء پچاس سے زائد شریک ہوئے۔ کراچی سے ہفتہ کے روز ۹۰۰ حضرات ٹرین سے تشریف لائے۔ لاڑکانہ، حیدرآباد، نواب شاہ، روہڑی کے حضرات ٹرین سے تشریف لانے والے علاوہ ازیں تھے۔ بہاول پور، لاہور سے بھی قافلے بسوں کے ذریعہ آئے۔ جو ساتھی اسپیشل منی کوچز یا ویگنوں کے ذریعہ آئے، ان کا شمار نہیں۔ چہار اطراف سے قافلوں کی آمد، انفرادی رفقاء کی تشریف بری سے ایسا ماحول بنا کہ شش جہت اللہ رب العزت کی رحمتوں نے ختم نبوت کے خدام کو اپنے حصار میں نہال کر دیا۔ ہر ساتھی کے چہرے پر مسرت وانبساط، شادمانی وکامرانی کے تاثرات جگمگا اٹھے۔ اللہ رب العزت بہت ہی جزائے خیر دے رفقاء گرامی قدر کو جتنے مہمان زیادہ آتے گئے، منتظمین کے حوصلے اتنے بڑھتے گئے اور چہروں کی رونقیں دوبالا ہوتی گئیں۔ قرآن مجید میں ہے: ”لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا“ اس کا ایک نظارہ آنکھوں نے یہ بھی دیکھا کہ اللہ رب العزت جتنا بوجھ ڈالتے گئے، اتنا حوصلہ بھی بڑھاتے گئے۔

مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا شیر عالم، مولانا شرافت علی نے داخلہ کے عمل کو شروع کیا۔ بعد ازاں مولانا محمد اسحاق ساقی اور مولانا محمد طارق بھی اس عمل کا حصہ بنے۔ مولانا خالد عابد مہمانوں کو رہائش تقسیم کرتے گئے۔ مولانا صغیر احمد، مولانا محمد اسحٰق ساقی نے کھانے کے نظم کو سنبھالا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر ضرورت کے مطابق بڑی بے جگری سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی انتظامات کو وسعت دیتے گئے۔ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ دفاتر سے نگرانوں کو چناب نگر بلوالیا۔ حضرت مولانا سیف اللہ خالد نے مزید دو باورچی اور حضرت مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی صاحب نے اپنے جامعہ سے ایک باورچی کا انتظام

کردیا۔ یوں کھانے کے نظم کو کچھ سنبھالا ملا۔ اپنے مدرسہ کے مطبخ کا پورا عملہ علاوہ تھا۔ پھر بھی یومیہ اجرت پر کچھ پکاوے بلائے گئے۔ یومیہ تیس من سے زیادہ آٹا کی روٹیاں پکانا، جو پندرہ ہزار سے بھی زائد بنتی تھیں، خاصا مشقت کا کام تھا۔

ناشتہ کے لئے ایک دن چنے روٹی، ایک دن چائے کے ساتھ رس پاپے جو تین من کے قریب ایک ناشتہ میں منگوائے جاتے۔ اورایک دن ناشتہ کے لئے چاولوں کی بیس سے بھی زائد دیگیں اتاری جاتیں۔ اپنے مدرسہ کے حفظ کے طلباء، کورس کے شرکاء، مہمانان ومنتظمین سمیت ایک وقت میں تین ہزار کا کھانا تیار کرنا۔ خدا معلوم کیسے ہوگیا۔ ہوا مگر شانداراور پروقار۔ ایک آدھ دن میں سارا نظم سیٹ ہوگیا۔ اللہ رب العزت کے فضل واحسان، توفیق وعنایت کے قربان جائیں کہ وقتی چند منٹ پریشانی کے علاوہ کوئی لاینحل مشکل نہیں کھڑی ہوئی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ قدرت حق خود بخود توفیق رفیق فرما رہی ہے۔ برکتوں ورحمتوں کے نزول کا تو چھاجوں برسات کا سا منظر تھا۔

ے حفظ کی کلاسوں کو عیدگاہ بھیج دیا گیا۔ ان کے لئے سائبان لگوائے گئے۔ آفریں ان طلباء واساتذہ کے اتنے خوش دلی سے منہمک تعلیم رہے کہ وجدان وایقان بھی عش عش کرا ٹھے۔ اساتذہ نے اپنے اپنے مکانات خالی کردیئے۔ دونوں مدرسوں کی دونوں منزلیں پُر ہوگئیں تو مسجد کی چھت پر سائبان لگوادیئے گئے۔ پرانے مدرسہ کے نئے نوکمروں کی تیسری چھت پر سائبان لگوائے گئے۔ نئے مدرسہ میں بڑی بڑی تین کنوپیاں لگوائیں گئیں۔ کالونی کے دوستوں نے اپنے اپنے مہمان خانوں کے رہائش کے لئے دروازے کھول دیئے۔ قدیم مدرسہ ومسجد کے صحن میں مکمل طور پر دسترخوان لگتے اور تین ہزار کے لگ بھگ مہمان ایک ساتھ کھانا پر بیٹھتے تو محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کے پاسبانوں کے محمدی دسترخوان رب کریم کی ربوبیت وسخاوت کا تابندہ ودرخشاں نشان بن جاتے۔

جمعہ شام کو حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے تعلیم کا نظام الاوقات ترتیب دیا۔ آٹھ بجے پہلا پریڈ فقیر کا۔ دوسرا پریڈ مولانا غلام رسول صاحب کا۔ وقفہ کے بعد بارہ بجے تک کا پریڈ مولانا راشد مدنی صاحب کا۔ ظہر کے بعد مؤخر الذکر دونوں حضرات، عشاء کے بعد مولانا راشد صاحب اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن منگلا پڑھاتے۔ مؤخر الذکر نے پروجیکٹر پر دروس دیئے۔ چند دنوں میں ہفتہ بھر پڑھائی جانے والی کتاب شبہات جلد دوم مکمل ہوگئی۔ اس کے بعد مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا غلام رسول، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شبہات حصہ اوّل وسوم پڑھادیئے۔ اس دوران میں مسیحیت کے حوالہ سے مولانا راشد مدنی کے بھی لیکچر ہوئے۔ دن رات ایک کرکے تین ہفتوں کا کام ایک ہفتہ میں نمٹا دیا گیا۔

پہلا سبق مسجد میں ہوا۔ مسجد کا ہال دونوں برآمدوں کے علاوہ سائیڈوں پر ساتھیوں نے کھڑے ہوکر سبق پڑھا۔ اللہ پاک آپ کے کرم کے قربان کہ آپ کے کرم نے ساتھیوں کو کیا محبتوں سے سرشار کیا کہ سراپا ایثار ہوگئے۔ اب مسجد کی تمام تر وسعت وفراخی شرکاء کی اتنی بڑی تعداد کے لئے ناکافی ہوگئی تو فوری طور پر نئے مدرسے کے وسیع پنڈال کو درس گاہ کے طور پر فوری سپیکر، صفوں، بجلی اور سائبان کا انتظام کرکے وہاں کلاس لگادی گئی۔ مولانا محمد الیاس، مفتی محمد شعیب، قاری عبیدالرحمٰن کی ٹیموں نے سائبان کا فوری عمل انجام دیا۔ رفقاء پڑھنے کے لئے بیٹھے تو جلسہ گاہ کا منظر آنکھوں میں گھوم گیا۔ اندیشہ تھا کہ گرمی میں یہ سائبان گرمی نہ روک پائیں گے تو کلاس کا یہاں پڑھنا پڑھانا مشکل ہوجائے گا۔ اس کا ہمارے پاس کوئی متبادل نہ تھا۔ حق تعالیٰ نے پوراہفتہ ٹھنڈی میٹھی ہوا چلادی کہ چہارسو نہیں بلکہ شش جہت خنکی نے ڈیرے ڈال دیئے۔ ابرآلود موسم ہوتا تو بارش کے خدشہ سے کپکپی طاری ہوجاتی، بادل بھی آتے رہے، ہوا بھی چلتی رہی، موسم بھی ٹھنڈا رہا، خنکی نے راحت وسکون بھی دیا۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی گرمی نے شکل

تک نہ دکھائی۔ **الحمد للہ اوّلاً و آخراً!**

کورونا زور پکڑ رہا تھا مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب، مسجد عائشہ لاہور سے دو سینی ٹائزر گیٹ اٹھالائے۔ داخلہ فارم کے ساتھ ہر ساتھی کو ماسک بھی دیا جاتا۔ کلاس اور پانچوں وقت نماز کے لئے سینی ٹائزر گیٹوں سے گزارا جاتا۔ محلول کا اسپرے بوتلوں کے ذریعہ کیا جاتا۔ امکانی حد تک جو ممکن تھا کیا۔ انتظامیہ کے حضرات آتے، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا ثانی، مولانا راشد مدنی محبتوں کے مدلل مربوط موقف سے ان کو ہمنوا بنا کر اپنا وکیل بنا دیتے۔ بہت شکریہ انتظامیہ کا کہ وہ فرماتے ضرور رہے لیکن پیچ و تاب رازیؒ کی بجائے سوز و ساز رومیؒ کا سا معاملہ رکھا۔ ادھر اخبارات میں حکومتی احمقانہ بیانات نے وہ ماحول بنایا کہ سکول بند، کالج بند، یونیورسٹیاں بند، اورنج ٹرین بند، میٹرو بس بند، ہفتہ میں دو دن مارکیٹیں بند۔ ان اقدامات سے اندیشہ ہوا کہ یک دم اگر لاک ڈاؤن میں شدت لائی گئی تو ہزاروں مہمانوں کی واپسی کا کیا بنے گا۔ یہ تو ہمارے پاس امانت ہیں، کوئی ایک آدھ کیس نکل آیا تو سراسیمگی کو نہ روک پائیں گے۔ رفقاء نے یہی فیصلہ کیا اور صحیح کیا کہ ہفتہ بھر دن رات ایک کر کے پڑھائی مکمل کرلیں۔ امتحانات نہ کرائیں۔ سندوں کو رجسٹر پر چڑھا کر ریکارڈ مکمل کر دیا جائے۔ سندیں ساتھی لیتے جائیں اور خود پر کرلیں گے۔

چار صد روپیہ ہر شریک کورس کو مجلس اعزازیہ پیش کرتی ہے۔ قریباً اٹھانوے ساتھیوں کا عذرات مختلفہ کے باعث خارجہ ہوا۔ پھر بھی وظیفہ کی مد میں نو لاکھ اکانوے ہزار دو سو روپے چار صد فی کس کے حساب سے تقسیم ہوئے۔ قادیانی شبہات، قادیانی مذہب، مقدمہ بہاول پور تین جلدوں کا سیٹ، تحفہ قادیانیت چھ جلدوں کا سیٹ۔ کسی ساتھی کو کوئی کتاب ملی، کسی کو کوئی۔ یوں اللہ، اللہ کر کے گزارہ ہوا۔ جو عزائم اور تمنائیں تھیں وہ حسرتوں میں بدل گئیں کہ اتنے ساتھیوں کو ایک وقت میں یہ سب کچھ مہیا کرنا ناممکن ہوگیا۔ پھر بھی چھتیس لاکھ سے زائد کی کتب رفقاء کو ہدیہ کی گئیں۔ **فلحمدللہ!**

چنانچہ خدا خدا کر کے بدھ کے دن وظیفہ تقسیم کیا۔ مولانا راشد مدنی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا خالد عابد، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا فضل الرحمٰن نے وظیفہ کے عمل کو مکمل کیا۔ مولانا عبدالرشید، مولانا محمد اسحٰق ساقی معاونت کے لئے سرگرم عمل رہے۔ مولانا محمد قاسم، مولانا محمد خبیب، مولانا شیر عالم نے مکتبہ کے نظام کو چلایا دو دنوں میں پندرہ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی کتب سیل ہوئیں۔ کتابوں کے چوبیس سو اٹھہتر (۲۴۷۸) بنڈل مانسہرہ کی جماعت کے رفقاء نے تیار کئے۔ کتابوں کے بنڈلوں کے کارٹن حسب سابق حضرت سید پیر فاروق احمد شاہ صاحب مرحوم کے صاحبزادوں نے بنوا کر پہنچا دیئے۔ مولانا غلام رسول، مولانا محمد اسماعیل، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا محمد اسحٰق، مولانا شیر عالم، قاری عبید الرحمٰن، قاری محمد اصغر، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا محمد بلال، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا خالد عابد، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالرشید، مولانا قاری عبدالحمید حامد، مولانا محمد یاسر، مفتی دین محمد، مولانا سید خبیب احمد شاہ، مولانا راشد مدنی اور دوسرے حضرات کے ہاتھوں اسناد و کتب تقسیم ہوئیں۔ جامعہ دارالقرآن کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی نے اختتامی دعا کرائی۔ رفقاء کی کھانے کے بعد واپسی شروع ہوئی۔ جمعرات سے پیر کے روز تک قافلے واپسی کا سفر اپنی بکنگ کے مطابق کرتے رہے۔

ایک ہفتہ کورس ہوا۔ لیکن جمعرات سے اگلے پیر تک بارہ دن چناب نگر کی زمین مہمان رسول مقبول ﷺ کے لئے دیدہ دل و فرش راہ بنی رہی۔ بغیر کسی ایک ذرہ کی تکلیف کے اتنا بڑا نظم کیسے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا، سوائے رب کریم کے کرم و احسان کے اور کوئی بات سمجھ نہیں آتی۔ اتنے مہمانوں کی آمد، ہفتہ بھر کورس نہیں بلکہ مثل کانفرنس پل جھپکتے گزر گئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

امیر المومنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

فضائل ومناقب

مولانا حافظ عبدالودود شاہد

بابُ العلم سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب اور کردار وکارناموں سے تاریخ اسلام کے اوراق روشن ہیں جس سے قیامت تک آنے والے لوگ ہدایت وراہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔

حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ: ''تم میری طرف سے اس مرتبے پر ہو، جس مرتبے پر حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھے، مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔''

(بخاری ومسلم)

آپ کا نام علی، لقب حیدر ومرتضیٰ، کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے، آپ کا نسب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب ہے، آپؓ کے والد ابو طالب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبد اللہ دونوں بھائی بھائی ہیں، آپؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسد تھیں۔ ماں باپ دونوں طرف سے آپؓ ہاشمی ہیں۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ میں ہاشمی سرداروں کی تمام خصوصیات موجود اور چہرے سے عیاں تھیں۔ عبادت وریاضت کے آثار بھی چہرے پر موجود تھے، چہرے پر مسکراہٹ اور پیشانی پر سجدے کے نشان... معمولی لباس زیب بدن فرماتے، آپؓ کا عبا اور عمامہ بھی سادہ تھے، گفتگو علم وحکمت اور دانائی سے بھرپور ہوتی... بچپن سے نہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، بلکہ آپؐ ہی کی آغوشِ محبت میں پرورش پائی، آپؐ نے ان کے ساتھ بالکل فرزند کی طرح معاملہ کیا اور اپنی دامادی کا شرف بھی عطا فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی خاتونِ جنت سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا اور ان سے آپؓ کی اولاد ہوئی، صحابہ کرامؓ میں جو لوگ اعلیٰ درجے کے فصیح وبلیغ اور اعلیٰ درجے کے خطیب اور شجاعت وبہادری میں سب سے فائق مانے جاتے تھے ان میں آپ کا مقام ومرتبہ بہت نمایاں تھا، خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ میدانِ جنگ میں تلوار کے دھنی اور مسجد میں زاہدِ شب بیدار تھے، مفتی وقاضی اور علم وعرفان کے سمندر تھے، عزم وحوصلہ میں ضرب المثل، خطابت وذہانت میں بے مثل، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد، فضیلتیں بے شمار، سخی وفیاض، دوسروں کا دکھ بانٹنے والے، عابد وپرہیزگار، مجاہد وجاں باز ایسے تھے کہ نہ دنیا کو ترک کیا، نہ آخرت سے کنارہ کشی فرمائی، ان سب کے باوجود نہایت سادہ زندگی گزارتے، نمک، کھجور، دودھ، گوشت سے رغبت تھی، غلاموں کو آزاد کرتے، دورِ خلافت میں بازاروں کا چکر لگا کر قیمتوں کی نگرانی فرماتے، گداگری سے لوگوں کو روکتے تھے، جب نماز کا وقت آتا تو آپ کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا اور چہرے پر زردی چھا جاتی، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا:

''اس امانت کی ادائیگی کا وقت ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر اتارا تو وہ اس بوجھ کو اٹھانے سے عاجز ہوگئے۔''

آپؓ میں عجز وانکساری نمایاں تھی، اپنے عہدِ خلافت میں بازاروں میں تشریف لے جاتے، وہاں جو لوگ راستہ بھولے ہوئے ہوتے انہیں راستہ بتاتے، بوجھ اٹھانے والوں کی مدد کرتے، تقویٰ اور خشیت الٰہی آپ میں بہت زیادہ تھی، ایک بار آپ ایک قبرستان میں بیٹھے تھے کہ کسی نے کہا: اے ابوالحسن! یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ فرمایا: ''میں ان لوگوں کو بہت اچھا ہم نشین پاتا ہوں، یہ کسی کی بدگوئی نہیں کرتے اور آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔

ایک مرتبہ آپ قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر قبر والوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے قبر والو! اے بوسیدگی والو! اے وحشت وتنہائی والو! کہو کیا خبر ہے کیا حال ہے،

ہماری خبر تو یہ ہے کہ تمہارے جانے کے بعد مال تقسیم کر لئے گئے اور اولادیں یتیم ہوگئیں بیویوں نے دوسرے شوہر کر لئے، یہ تو ہماری خبر ہے، تم بھی اپنی خبر سناؤ! اس وقت حضرت کمیلؒ آپ کے ہمراہ تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا: اے کمیل! اگر ان (مردوں) کو بولنے کی اجازت ہوتی تو یہ جواب دیتے کہ بہترین سامانِ آخرت پرہیزگاری ہے، اس کے بعد حضرت علیؓ رونے لگے اور فرمایا: اے کمیل! قبر اعمال کا صندوق ہے اور موت کے وقت یہ بات معلوم ہوتی ہے۔''

ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہؓ کے اصرار پر ضرار اسدیؒ نے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے اوصاف وصفات بیان کرتے ہوئے کہا:

''اللہ کی قسم! حضرت علی المرتضیٰؓ بڑے طاقت ور تھے، فیصلے کی بات کہتے تھے اور انصاف کے ساتھ حکم دیتے، علم وحکمت ان کے اطراف سے بہتے، دنیا اور اس کی تازگی سے متوحش ہوتے تھے، رات کی تنہائیوں اور وحشتوں سے انس حاصل کرتے تھے، روتے بہت تھے اور فکر میں زیادہ رہتے تھے، لباس انہیں وہی پسند تھا جو کم قیمت ہو اور کھانا وہی مرغوب تھا جو ادنیٰ درجے کا ہو، ہمارے درمیان بالکل مساویانہ زندگی بسر کرتے تھے اور جب ہم پوچھتے تو جواب دیتے تھے، باوجود یہ کہ ہم ان کے مقرب تھے مگر ان کی ہیبت کے سبب ان سے بات کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی، وہ ہمیشہ اہلِ دین کی تعظیم کرتے اور مساکین کو اپنے پاس بٹھاتے تھے، کبھی کوئی طاقت ور اپنی طاقت کی وجہ سے ان سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی امید نہ کرسکتا تھا اور کوئی کمزور ان کے انصاف سے مایوس نہیں ہوتا۔''

ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی! سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔''

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے، ہر معرکے میں سیدنا حضرت علیؓ نے اپنی شجاعت و بہادری اور فداکاری کا لوہا منوایا بدر واحد، خندق وحنین اور خیبر میں اپنی جرأت و بہادری کے خوب جوہر دکھائے... ہجرت کی شب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر آرام فرما ہوئے اور آپؓ نے آخری وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمارداری کے فرائض انجام دیئے اور دیگر صحابہ کرامؓ کے ہمراہ آپؓ کو ''غسل نبوی'' کی سعادت بھی نصیب ہوئی... آپؓ ''عشرہ مبشرہ'' جیسے خوش نصیب صحابہ کرامؓ میں بھی شامل ہیں، جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت وخوشخبری دی اور خلافتِ راشدہ کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوئے، آپؓ کو بچپن میں قبولِ اسلام کی سعادت نصیب ہوئی اور بچوں میں سے سب سے پہلے آپ ہی دولتِ ایمان سے منور ہوئے، آپؓ کو ''السابقون الاولون'' میں بھی خاص مقام اور درجہ حاصل ہے۔

آپؓ ''بیعتِ رضوان'' میں شریک ہوئے اور ''اصحاب الشجرہ'' کی جماعت میں شامل ہوئے جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں راضی ہونے اور جنت کی بشارت وخوشخبری دی، آپؓ ''اصحابِ بدر'' میں سے بھی ہیں جن کی تمام خطائیں اللہ تعالیٰ نے معاف کردیں، مکی زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر قسم کے مصائب ومشکلات کو جھیلتے رہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ''مواخاتی بھائی'' بنایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے ساتھ وہی نسبت دی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت ہارون علیہ السلام سے تھی۔

خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ تین ماہ کم پانچ سال تک تختِ خلافت پر متمکن رہنے کے بعد عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں زخمی ہونے کے بعد ۲۱ ر رمضان المبارک کو جامِ شہادت نوش فرما کر شہادت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوئے۔

مناقبِ مرتضوی بہ زبانِ اصحابِ نبوی:

☆ فاروقِ اعظمؓ نے فرمایا: حضرت علیؓ کو تین خوبیاں ایسی نصیب ہوئیں، اگر مجھے ان میں ایک بھی مل جاتی تو میرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمہؓ کا ان سے نکاح فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد میں سکونت عطا کی۔ خیبر میں علم (جھنڈا) انہیں عطا کیا۔

☆ سیدہ عائشہؓ نے فرمایا: حضرت علیؓ سے زیادہ علمِ سنت کا جاننے والا کوئی نہ تھا۔

☆ ابنِ مسعودؓ نے فرمایا: ہم لوگ آپس میں کہا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ اہلِ مدینہ میں سب سے زیادہ معاملہ فہم ہیں۔

☆ ابنِ عباسؓ نے فرمایا: مدینۂ منورہ میں فصلِ قضایا اور علمِ فرائض میں حضرت علیؓ سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی نہ تھا۔

☆☆......................☆☆☆

اعتکاف کی اہمیت وفضیلت

مولانا عبدالمجید ندیم، برمنگھم

عربی زبان میں اعتکاف کا مطلب رکنا اور تھم جانا ہے اور اصطلاحِ شرعی میں رمضان المبارک کے آخری عشرے میں کسی مرد یا عورت کا اپنے معتکف میں قیام پذیر ہو جانا اعتکاف کہلاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک کر ادب و احترام سے بیٹھ رہنے کا نام اعتکاف ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۲۶ میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

''اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام سے عہد و پیمان لیا کہ وہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک صاف کردیں۔''

آیتِ مبارکہ کے مندرجات سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ گھر بیت اللہ شریف کے طواف اور رکوع و سجود کے ساتھ ساتھ ''اعتکاف'' کو بھی قربِ الٰہی کا ذریعہ بتایا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے دو اولوالعزم پیغمبروں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو حکم دیا کہ وہ معتکفین کے لئے انتظام و انصرام کریں۔ اس سے اعتکاف کے قدیم ہونے اور انسانی شخصیت کی تعمیر میں روحانی اثرات مرتب کرنے کا پتہ چلتا ہے۔ سورۃ البقرہ ہی کی آیت نمبر ۱۸۷ میں احکامات کا تذکرہ کرتے ہوئے: ''وانتم عاکفون فی المساجد'' کے الفاظ آئے ہیں جو اعتکاف کی مشروعیت کے ساتھ ساتھ اس کے احکامات کا پتہ بھی دے رہے ہیں۔

اعتکاف کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال اعتکاف کا اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات تک یہ معمول رہا کہ آپ ہر سال رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات بھی آپ کی سنت کی پیروی میں اعتکاف فرماتی تھیں۔

(بخاری، کتاب الاعتکاف)

> حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات تک یہ معمول رہا کہ آپ ہر سال رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات بھی آپ کی سنت کی پیروی میں اعتکاف فرماتی تھیں۔
>
> (بخاری، کتاب الاعتکاف)

اعتکاف کرنے والا اتنا پاکیزہ و برگزیدہ ہو جاتا ہے کہ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا تو اسے دو حج اور دو عمرے ادا کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

حقیقت یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والے کی مثال احرام باندھنے والے کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہونے کے لئے دنیا کے تمام علائق اور ضرورتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح اعتکاف کرنے والا رمضان کے آخری عشرے میں تمام تعلقات کو خیر باد کہہ کر مسجد کے کسی کونے میں بیٹھ کر اللہ کے در کا فقیر بن جاتا ہے۔ اس کی یہ درویشی اور فقیری اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند آتی ہے۔ اس کی یہ عاجزانہ شان دیکھ کر اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ مہربان ہو جاتے ہیں اور اسے جہنم کی آگ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھٹکارا عطا کرنے کے ساتھ ساتھ جنت کا مستحق بنا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اعتکاف کرنے والوں کے لئے اس قدر جوش میں ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص ایک دن کا بھی اعتکاف کرے تو اس کے لئے اعلان کیا جاتا ہے: ''جو شخص رضائے الٰہی

کے حصول کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایسی تین خندقیں بنا دے گا جن کے درمیان آسمان وزمین کے فاصلے سے بھی زیادہ فاصلہ ہوگا۔ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ ان دو خندقوں کے درمیان مشرق ومغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ فاصلہ ہوگا۔''(درِمنثور)

اس روایت میں دو باتیں قابلِ غور ہیں ایک تو یہ کہ اعتکاف کی ساری عظمت کا تعلق انسان کی نیت کے خلوص کے ساتھ ہے۔اگر یہ نیت اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی ہوگی تو اس کا اجر وثواب جہنم کی آگ سے آزادی کی صورت میں آئے گا۔ظاہر ہے کہ ایک صاحبِ ایمان کے لئے اس سے بڑی کامیابی کیا ہوسکتی ہے کہ اسے جہنم کی آگ سے بچالیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

''پس جو شخص جہنم کی آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کرلیا گیا تو وہ حقیقت میں کامیاب ہوگیا۔'' (آلِ عمران:185)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دن کے اعتکاف کی برکات اتنی زیادہ ہیں تو پورے عشرے کے اعتکاف پر اللہ تعالیٰ کی داد ودہش کتنی زیادہ ہوں گی۔

معتکف پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جہاں وہ اعتکاف کے دوران کی جانے والی نیکیوں کا اجر وثواب سمیٹتا ہے وہیں پر اسے ان تمام نیک اعمال کا ثواب بھی ملے گا جو اعتکاف سے باہر ہونے کی صورت میں سرانجام دیئے جاسکتے تھے۔مثال کے طور پر اگر وہ ان دنوں میں کسی بیمار کی عیادت کا پروگرام رکھتا تھا یا اپنے والدین کی خدمت کا معمول تھا جسے وہ اعتکاف کی وجہ سے پورا نہیں کرسکا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمتِ کاملہ سے یہ اور اس طرح کے دوسرے نیک اعمال کا ثواب عطا فرمائے گا۔

حدیث پاک کے الفاظ ہیں:

''اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے ان ساری نیکیوں کا ثواب بھی جاری کردیا جاتا ہے جو اس طرح کے وہ لوگ بجا لاتے ہیں جو اعتکاف میں نہیں ہیں۔''

(ابنِ ماجہ۔ کتاب الاعتکاف)

اعتکاف کرنے والے کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے لئے لیلۃ القدر کا حصول آسان ہوجاتا ہے۔یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ جو شخص اعتکاف کرتا ہے اس کے زیادہ تر لمحات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتے ہیں۔اس کے لئے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کا تلاش کرنا نسبتاً آسان ہوجاتا ہے۔ظاہر ہے کہ جس شخص کو اعتکاف کے ساتھ ساتھ لیلۃ القدر بھی نصیب ہوجائے اس کی قسمت کا کیا ہی کہنا!ایک طرف تو اسے اعتکاف کا ثواب مل رہا ہے اور دوسری طرف اسے ایک ایسی رات مل گئی ہے جس کی عبادت وریاضت ہزار مہینے کی عبادت سے کہیں زیادہ افضل ہے اور صرف یہی نہیں اسے حضرت جبریلِ امین علیہ السلام اور ان کے ساتھ اترنے والے بے شمار فرشتوں کی جانب سے ان تمام برکات سے وافر حصہ بھی مل چکا ہے جو انہی خوش نصیبوں کو ملتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنا برگزیدہ وچنیدہ ہونے کا شرف عطا فرماتے ہیں۔ان تمام فضائل کے ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اعتکاف کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل کرلے۔ایک عشرے کے لئے اپنے خاندان،دوست واحباب اور کاروبار سے الگ تھلگ ہونے کا مقصد اس احساس کو تازہ کرنا ہے کہ ایک صاحبِ ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی معیت ہی سب سے بڑا اعزاز ہے۔وہ وصالِ رب کی لذت سے آشنا ہونے لئے خلوت کے لمحات کو ترجیح دیتا ہے تاکہ وہ پوری یکسوئی اور انہماک کے ساتھ اپنے خالق ومالک کے ساتھ وابستہ ہوجائے۔یوں تو اس کی یہ وابستگی ظاہری طور پر نو یا دس دن ہوتی ہے لیکن اس کے نتیجے میں اس کا اپنے رب کے ساتھ اس قدر مضبوط رشتہ استوار ہوجاتا ہے کہ زمانے کی کوئی گردش اسے کمزور نہیں کرسکتی۔اعتکاف کا ایک مقصد اس احساس کو بھی تازہ کرتا ہے کہ ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا مہمان بن کر اس کے آستانے پر آگیا ہے لہٰذا اس کی حیثیت ایک فقیر کی سی ہے اور وہ جن کا مہمان بن کر آیا ہے وہ اس کائنات کے سب سے زیادہ داد ودہش کرنے والے ہیں۔اس کا یہ احساس اسے ان تمام خزانوں سے مالا مال کروادیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔پھر یہ بات بھی سو فی صد سچ ہے کہ اگر ہم کسی دنیوی طور پر با اثر اور امیر شخص کے مہمان بنیں تو وہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر اپنے مہمان کی عزت افزائی کرتا ہے تو تصور کیجیے کہ ربِ ذوالجلال جو سارے خزانوں کے مالک ومختار ہیں ان کی فیاضی کا کیا عالم ہوگا؟یاد رکھئے اعتکاف اسی وقت ایک عظیم الشان عبادت بن سکتا ہے جب معتکفین اسے اس کی روح کے مطابق سرانجام دیں۔

☆☆.................☆☆

اسلام کی خاتونِ اوّل

اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

(حالات، فضائل اور خدماتِ دینِ اسلام)

گزشتہ سے پیوستہ

حافظ محمد زاہد صاحب

نبی کریم ﷺ کی آپؓ سے بے پناہ محبت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ سے اور حضرت خدیجہؓ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں دوسری شادی کا سوچا تک نہیں اور پورے پچیس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ کی محبت کا اندازہ ذیل میں بیان کردہ حدیث سے آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

''مَا غِرتُ عَلٰی اَحَدٍ مِن نِسَاءِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَا غِرتُ عَلٰی خَدِیجَۃَ وَمَا رَیتُھَا وَلٰکِن کَانَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یُکثِرُ ذِکرَھَا' وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاۃَ ثُمَّ یُقَطِّعُھَا اَعضَاءً' ثُمَّ یَبعَثُھَا فِی صَدَائِقِ خَدِیجَۃَ، فَرُبَّمَا قُلتُ لَہ: کَاَنَّہٗ لَم یَکُن فِی الدُّنیَا اِمرَۃٌ اِلَّا خَدِیجَۃُ! فَیَقُولُ: ((اِنَّھَا کَانَت وَکَانَت، وَکَانَ لِی مِنھَا وَلَد))۔''

ترجمہ: ''مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا کہ خدیجہؓ پر آیا، حالاں کہ میں نے ان کو دیکھا تک نہیں۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کثرت سے یاد کرتے تھے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ جب بکری ذبح فرماتے' پھر اس کے حصے الگ الگ کرتے تو انہیں خدیجہؓ کی سہیلیوں کے ہاں بھیجتے۔ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) کبھی کبھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیتی کہ کیا اس دنیا میں صرف خدیجہ ہی ایک عورت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''وہ ایسی تھیں' ایسی تھیں (یعنی ان کی خدمات اور اوصاف کا ذکر کرتے) اور (یہ بھی فرماتے کہ) ان سے میری اولاد ہوئی۔''

جس عورت پر اس کی سوکن (اور سوکن بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ جیسی) کو رشک آئے تو آپ اور میں اس پاکیزہ خاتون کی فضیلت کا کیا اندازہ لگا سکتے ہیں؟ مسلم کی ایک روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی یہ باتیں سن کر فرمایا:

''اِنِّی قَد رُزِقتُ حُبَّھَا۔''

ترجمہ: ''مجھے ان کی محبت (ربّ العالمین کی طرف سے) عطا کی گئی ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ان سے میری اولاد ہوئی!

ماقبل بیان کردہ حدیث میں ان کی ایک بے مثل خوبی کا بھی تذکرہ آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد صرف انہی کے بطن سے ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل بھی حضرت خدیجہؓ کی اولاد سے ہی آگے بڑھی' جب کہ باقی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے ایک بیٹا پیدا ہوا، جن کا نام ابراہیم (علیہ السلام) رکھا گیا اور وہ بچپن میں ہی وفات پاگئے۔ یہاں یہ بات نوٹ کرلیں کہ حضرت ماریہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی منکوحہ نہیں' مملوکہ تھیں، جن کو اسکندریہ کے حکمران نے باقی ہدایا کے ساتھ بطور ہدیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

تکالیف اور مشکلات میں نبی اکرم ﷺ کی دل جوئی:

حضرت خدیجہؓ کی اسلام کے بارے میں بہت خدمات ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت کا آغاز کیا تو غیروں کے ساتھ ساتھ اپنوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا اور طرح طرح کے مظالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈھائے گئے۔ ایسے مواقع پر حضرت خدیجہؓ کی تسلی اور حوصلہ مرہم کا کام دیتا تھا۔ اس کے علاوہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کی تردید اور تکذیب سے جو صدمہ پہنچتا وہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر دور ہوجاتا، کیوں کہ

وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوتسلی دیتیں، حوصلہ افزائی کرتیں اور مشرکین عرب کی بدسلوکیوں کو ہلکا کر کے پیش کرتی تھیں۔اس حوالے سے اُن کا یہ قول تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے۔ وہ فرماتیں:''یارسول اللہ! آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں، بھلا کوئی ایسا رسول آج تک آیا ہے جس سے لوگوں نے تمسخر نہ کیا ہو۔''

شعب ابی طالب کے صبر آزما دنوں میں نبی کریم ﷺ کی ساتھی:

حضرت خدیجہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مشکل سے مشکل وقت میں ساتھ دیا۔ جب عرب نے دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین اسلام عرب میں پھیلتا جا رہا ہے تو انہیں اس پر کافی تشویش ہوئی اور انہوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ قبیلہ بنو ہاشم کا ہر طرح سے بائیکاٹ کیا جائے اور انہیں مجبور کیا جائے کہ وہ محمد کا ساتھ چھوڑ دیں۔لیکن بنو ہاشم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑنے سے انکار کیا اور ابوطالب کے کہنے پر بنو ہاشم اور بنو طالب کے سب لوگ (سوائے ابولہب کے) شعب ابی طالب میں چلے گئے، تاکہ وہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرسکیں۔ یہ دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کا ساتھ دینے والوں کے لئے بہت سخت تھے۔ان حالات میں حضرت خدیجہؓ نے نبی کریم کا ساتھ ڈٹ کر دیا اور ہر مشکل سے مشکل موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوصلہ بڑھایا۔عرب میں''سیدہ'' کے لقب سے مشہور اسلام کی خاتون اول کو ان دنوں میں پتے اور درختوں کی چھال کھانی پڑی تو آپؓ نے ان حالات کو بھی انتہائی صبر سے برداشت کیا۔

اس موقع پر اگر آپؓ چاہتیں تو اس محاصرہ سے الگ ہوسکتی تھیں،اس لئے کہ آپؓ کا تعلق تو بنی اسد سے تھا اور عرب کے تمام لوگ آپ کی بہت عزت کرتے تھے،لیکن حضرت خدیجہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا پسند کیا۔

شعب ابی طالب میں مسلمانوں کا محاصرہ تقریباً تین سال رہا۔اس دوران حضرت خدیجہؓ کے چند قریبی رشتہ دار بالخصوص حکیم بن حزام (جو ابھی اسلام کی دولت سے مالا مال نہیں ہوئے تھے) موقع دیکھ کر کھانے پینے کا سامان دے جاتے تھے۔

''مبلغۂ اسلام'' کے خطاب کی حق دار:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے اسلام لانے والی شخصیت حضرت خدیجہؓ ہیں۔ ایمان لانے کے بعد اسلام کی خاتونِ اول نے اپنے شوہر کے ساتھ مل کر اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بھی سرانجام دیا اور نبوت کے پہلے تین سالوں میں ۱۳۳لوگ مشرف باسلام ہوئے،جن میں ۲۷ خواتین (حضرت ابوبکر کی زوجہ اسماء، حضرت عمر کی بہن فاطمہ، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہن وغیرہ) بھی شامل تھیں، جو حضرت خدیجہؓ کی تبلیغ پر مشرف باسلام ہوئیں (یہی وہ لوگ ہیں جن کو قرآن نے''السابقون الاولون''کے لقب سے یاد فرمایا ہے)۔ اِن خدمات کی وجہ سے حضرت خدیجہؓ بجاطور پر''مبلغۂ اسلام'' کے خطاب کی حق دار ہیں۔

حضرت خدیجہؓ کی دین اسلام کے بارے میں خدمات کی بنا پر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو تمام عورتوں کے لئے قابل اتباع قرار دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حَسْبُکَ مِنَ نِسَاءِ الْعَالَمِینَ: مَرِیَمُ ابنَۃُ عِمرَانَ وَخَدِیجَۃُ بِنتُ خُوَیلِدٍ، وَ فَاطِمَۃُ بِنتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِیَۃُ امرَۃُ فِرعَونَ۔''

ترجمہ: ''تمہارے (اتباع و اقتدا کرنے) کے لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں: مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔''

سیرت ابن ہشام میں حضرت خدیجہؓ کی خدماتِ دینِ اسلام کے حوالے سے لکھا ہے: ''حضرت خدیجہؓ اسلام کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشیر تھیں۔''

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

اُمت محمدیہ کے طبقہ نسواں میں سب سے افضل خاتون:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام کو (سابقہ امتوں کی) اور حضرت خدیجہؓ کو (اس امت کی) سب سے افضل خاتون قرار دیا ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''خَیرُ نِسَائِهَا مَریَمُ ابنَةُ عِمرَانَ، وَ خَیرُ نِسَائِهَا خَدِیجَةُ۔''

ترجمہ: ''(سابقہ) امت کی عورتوں میں سب سے افضل مریم بنت عمران ہیں اور (اس) امت کی عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہؓ ہیں۔''

ربّ العالمین کا سلام اور جنت میں موتیوں والے گھر کی بشارت:

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے ۲۵ سال تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور ہر طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ اسلام کی تبلیغ میں بھی آپؓ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان کی خدمات کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں:

''اَتیٰ جِبرِیلُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیه وسلم فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِیجَةُ قَد اَتَت مَعَهَا اِنَاءٌ، فِیهِ اِدَامٌ اَو طَعَامٌ اَو شَرَابٌ، فَاِذَا هِیَ اَتَتکَ فَاقرَ عَلَیهَا السَّلَامَ مِن رَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ وَمِنِّی، وَبَشِّرهَا بِبَیتٍ فِی الجَنَّةِ مِن قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِیهِ وَلَا نَصَبَ۔''

ترجمہ: ''جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! یہ خدیجہ آ رہی ہیں، ان کے پاس ایک برتن ہے، جس میں سالن' کھانا یا پانی ہے۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو ان کو ان کے بلند مرتبہ پروردگار اور میری طرف سے سلام کہئے اور ان کو جنت میں موتیوں والے گھر کی بشارت دیجیے، جہاں نہ کوئی شور شرابہ ہوگا اور نہ تھکن ہوگی۔''

اس روایت میں حضرت خدیجہؓ کے دو خصوصی فضائل کا ذکر ہے: اللہ تعالیٰ اور جبریل علیہ السلام کا ان کو سلام کرنا۔ ان کو جنت میں موتیوں والے گھر کی بشارت ملنا۔ (رضی اللّٰہ عنہا و رضاھا)۔☆☆

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس، لاہور

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس مدرسہ علوم عربیہ سلطان پورہ لاہور میں منعقد ہوا۔ کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مذہبی اسکالر محمد متین خالد، سیکریٹری جنرل لاہور مولانا علیم الدین شاکر، نائب امیر لاہور پیر میاں محمد رضوان نفیس، سرپرست مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، ادارہ کے مہتمم مولانا محمد سلیم سمیت دیگر علماء، قرأ اور خواتین اسلام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کورس میں خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ اور شریعت محمدی کی اساس اور بنیاد ہے۔ قادیانی ختم نبوت کی انکار کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ختم نبوت کا تحفظ دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا تحفظ ہے۔ مولانا عبدالنعیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ تحفظ ختم نبوت دین کی اساس اور ہمارے ایمان کی روح ہے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر کسی صورت آنچ نہیں آنے دیں گے۔ مولانا علیم الدین شاکر نے کہا قادیانی یہود و نصاریٰ کے ایجنڈے پر کام کرنے والے جاسوس ہیں۔ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے ایٹمی راز امریکا کو دے کر پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا یہ کسی بھی صورت میں ملک کے وفادار نہیں ہوسکتے۔ جناب متین خالد نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا اور اس میں محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہی نافذ کیا جائے گا ہم جب تک زندہ ہیں کسی جعلی نبوت اور جعلی نبی کے پیروکاروں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ پیر میاں محمد رضوان نفیس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قوانین ختم نبوت اور ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف بولنے والے اغیار کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں کسی بھی قسم کی ترمیم داشت نہیں کریں گے، امت مسلمہ نے ہر دور میں جھوٹے مدعیان نبوت کا بھرپور انداز میں تعاقب کیا ہے۔ مولانا جمیل الرحمٰن اختر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت قانون اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے خلاف سازشیں کرنے والوں کا ہر اسٹیج پر مقابلہ کیا جائے گا۔ کورس کے اختتام پر تمام شرکائے خواتین کو ختم نبوت پر مشتمل لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

الاربعین فی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخری قسط

تالیف وترتیب: حضرت مولانا غلام رسول دین پوری مدظلہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی مینار کے پاس پر نازل ہوں گے:

حدیث نمبر:-۲۸

’’عَنْ اَوسِ بنِ اَوسِ الثَّقَفِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ عِيسَى ابنُ مَرْيَمَ عِندَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ.‘‘ (درمنثور، ج:۲،ص:۲۴۵، کنزالعمال، ج:۷،ص:۲۰۲)

ترجمہ: ...’’حضرت اوس بن اوس ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کی جانب مشرق میں سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے۔‘‘

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے نماز پڑھنا:

حدیث نمبر:-۲۹

’’عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِيُّ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا: اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ.‘‘ (الحاوی للفتاویٰ، ج:۲،ص:۶۴)

ترجمہ: ...’’حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر حضرت مہدی علیہ الرضوان کہیں گے: آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: نہیں، تم امت محمدیہ میں سے بعض بعض کے امیر ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کا اعزاز ہے۔‘‘

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی بڑی دس علامات میں سے ہے:

حدیث نمبر:-۳۰

’’عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدِ الْغِفَارِيِّؓ قَالَ: اِطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَاتَذَاكَرُوْنَ؟ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٍ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٍ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٍ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذَالِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ.‘‘ (مسلم، ج:۲،ص:۳۹۳)

ترجمہ:...’’حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا باتیں کر رہے ہو؟ حاضرین نے کہا: قیامت کی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم دس علامات نہ دیکھ لو، قیامت نہیں آئے گی۔ پس آپ ﷺ نے یہ دس علامات بیان فرمائیں: ا:-دخان (دھواں)۔ ۲:-دجال۔ ۳:-دابۃ الارض (جو نہایت عجیب وغریب جانور ہوگا)۔ ۴:-آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع۔ ۵:-عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول۔ ۶:-یاجوج وماجوج کا ظہور۔ ۷:-تین بڑے بڑے زمین میں دھنس جانے کے واقعات ایک مشرق میں۔ ۸:-ایک مغرب میں۔ ۹:-ایک جزیرۂ عرب میں۔ (۱۰) سب سے آخر میں ایک آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو اُن کے محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔‘‘

فائدہ:- حدیث مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کا آنا یقینی ہے مگر اس سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول چند اور علامات کے ساتھ بھی اتنا ہی یقینی ہے۔ یہاں تک کہ ان کی تشریف آوری سے قبل قیامت کا تصور کرنا گویا بے حقیقت بات ہے۔ شاہ رفیع الدینؒ نے اپنے رسالہ ’’علامات قیامت‘‘ میں علامات قیامت کی دو قسمیں قرار دی ہیں: ا:-صغریٰ (چھوٹی)۔ ۲:-کبریٰ (بڑی) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

علامات کبریٰ میں شامل فرمایا ہے۔

سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان ...... نام ونسب اور حلیہ مبارک

حدیث نمبر:-۳۱

''عَنْ عَبْدِاللّٰہِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیُٔ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ.'' (ترمذی، ج:۲،ص:۴۷)

ترجمہ:... ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں ہوگا جب تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص عرب پر حاکم نہ ہو۔ جو میرے ہم نام ہوگا۔''

فائدہ:- ابوداؤد میں ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے فرزند حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا: میرا یہ فرزند سید ہوگا، جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا ہے اور اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا، وہ عادات میں حضرت حسنؓ کے مشابہ ہوگا، لیکن صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔

حدیث نمبر:-۳۲

''عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْمَھْدِیُّ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَۃَ.'' (ابن ماجہ،ص:۳۰۰)

ترجمہ:... ''حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: امام مہدی علیہ الرضوان حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔''

حدیث نمبر:-۳۳

''عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْمَھْدِیُّ مِنِّیْ أَجْلَی الْجَبْھَۃِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَیَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ.'' (ابوداؤد، ج:۲،ص:۱۳۱)

ترجمہ:... ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی (علیہ الرضوان) میری اولاد میں سے ہوگا۔ جس کی پیشانی کشادہ اور ناک بلند ہوگی۔ دنیا کو عدل وانصاف سے پھر بھر دے گا۔ جب کہ اس وقت وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔''

حدیث نمبر:-۳۴

''عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنَّا الَّذِیْ یُصَلِّیْ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ خَلْفَہٗ.'' (الحاوی، ج:۲،ص:۶۴)

ترجمہ:... ''حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے ایک شخص ایسا ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اقتداء فرمائیں گے۔''

حدیث نمبر:-۳۵

''عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَۃٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا وَلَا یَعُدُّہٗ عَدًّا.'' (مسلم، ج:۲،ص:۳۹۵)

ترجمہ:... ''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال دونوں ہاتھ سے بھر بھر کر دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔''

احادیث مبارکہ درباره دجال اکبر

حدیث نمبر:-۳۶

''عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ.'' (مسلم، ج:۲،ص:۴۰۵)

ترجمہ:... ''حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمؑ کی پیدائش سے لے کر قیامت آنے تک دجال سے زیادہ بڑا اور کوئی فتنہ نہیں ہے۔''

حدیث نمبر:-۳۷

''عَنْ حُذَیْفَۃَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَہٗ جَنَّتُہٗ وَنَارُہٗ، فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَجَنَّتُہٗ نَارٌ.'' (مسلم، ج:۲،ص:۴۰۰)

ترجمہ:... ''حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کے جسم پر بہت گھنے بال ہوں گے اور اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی۔ لیکن جو اس کی جنت نظر آئے گی، دراصل وہ دوزخ ہوگی اور جو دوزخ نظر آئے گی، وہ اصل میں جنت ہوگی۔ (لہٰذا جس کو وہ جنت بخشے گا، وہ دوزخی ہوگا اور جس کو اپنی دوزخ میں ڈالے گا، وہ جنتی ہوگا)۔''

حدیث نمبر:-۳۸

''عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ ابْنِ الْجَرَّاحِؓ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ.''

(ترمذی، ج:۲،ص:۴۷)

ترجمہ: ۔ ۔ ۔ ''حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خودسنا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جو بھی نبی آیا ہے،اس نے اپنی قوم کو دجال سے ضرور ڈرایا ہے اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔''

حدیث نمبر:۔۳۹

''عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيْثًا مَاحَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيْئُ مَعَهُ مِثْلَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ بِهِ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ.''

(مسلم، ج:۲،ص:۴۰۰)

ترجمہ: ۔ ۔ ۔ ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتاؤں جو آج تک کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتائی ہو۔ دیکھو وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کے نام سے دو شعبدے بھی ہوں گے۔ تو جس کو وہ جنت کہے گا، وہ درحقیقت دوزخ ہوگی۔ دیکھو دجال سے میں بھی تم کو اسی طرح ڈراتا ہوں، جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

حدیث نمبر:۔۴۰

''عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْاَءُ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ مَعَهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ.''

(ابوداؤد، ج:۲،ص:۱۳۴)

ترجمہ:۔۔۔ ''حضرت عمران ابن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو جو شخص دجال کی خبر سنے، اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور ہی دور رہے۔ بخدا! ایک شخص کو اپنے دل میں یہ خیال ہوگا کہ وہ مؤمن آدمی ہے، لیکن ان عجائبات کو دیکھ کر جو اس کے ساتھ ہوں گے، وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائے گا۔''

اللّٰھم إنا نعوذ بک من فتنة المسیح الدجال!

☆☆..............☆☆

تحفظ ختم نبوت پروگرام دریاخان مری

(قاری عبداللہ فیض) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریاخان مری کے زیر اہتمام جامع مسجد ابوبکر نزد جمالی پیٹرول پمپ دریاخان مری میں بروز منگل ۹ر مارچ ۲۰۲۱ء ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ کی تیاری کے سلسلہ میں تحفظ ختم نبوت پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام بعد نمازِ مغرب تا رات گئے جاری رہا۔ پروگرام کی سرپرستی قاری محمد حسن مورو جو صاحب نے جبکہ نگرانی عبدالشکور اعظم انصاری صاحب نے کی۔ صدارت مفتی محمد اسماعیل آرائیں نے اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا حافظ خضر حیات صاحب نے سرانجام دیئے۔ تحفظ ختم نبوت پروگرام کا آغاز بعد نمازِ مغرب تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت حضرت قاری زاہد حسین مورو جو صاحب نے حاصل کی، حافظ محمد راہو صاحب نے حمد ونعت پیش کیں۔ بعد ازاں حضرت مولانا ثناء اللہ مگسی صاحب نے بیان کیا اور پھر نمازِ عشاء کا وقفہ کیا گیا۔ دوسری نشست میں تلاوت قرآن کریم کی سعادت حضرت قاری نیاز احمد خاصخیلی صاحب نے حاصل کی۔ حضرت مولانا محمد قاسم سومرو صاحب خطیب جامع مسجد کنڈیارو نے بیان کیا، حضرت مولانا تجمل حسین صاحب (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ ڈویژن) نے بیان کیا اور نواب شاہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب (مرکزی رہنماء عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کراچی) نے بھی خطاب کیا۔ پروگرام میں قاری عبدالماجد خاصخیلی، مولانا محمد یوسف بروہی، حافظ محمد اسحاق، قاری مسعود احمد مری، حافظ عبدالحق مری، حافظ عبدالحلیم، مولانا حافظ گل شیر، حافظ محمد عرفان، سیٹھ عبدالحنان انصاری، بھائی عبدالروف انصاری، بھائی امجد حسین خاصخیلی، بھائی راشد خاصخیلی اور بھائی شاہد حسین خاصخیلی، بھائی سعید احمد موبجو سمیت دیگر احباب نے بھرپور شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کے تعاون اور محنت وکوشش کو شرف قبولیت عطاء فرمائے، اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور ہم سب کو تادمِ آخر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید الرسل وخاتم النبیین۔

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی

سیرتِ پاک کے چند روشن ابواب

قسط:۱۴

حافظ محمود راجا، سجاول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کیا، پھر کعبہ کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر ارشاد فرمایا: لوگو! کیا میں تمہیں قیامت کی نشانیاں اور شرطیں نہ بتاؤں؟ اس پر حضرت سلمان فارسیؓ نے عرض کیا، ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کی اطلاع دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں ہے، نماز کا ضایع کرنا، خواہش نفس کی طرف جھکنا۔ مال داروں کی تعظیم (مال کی وجہ سے) کرنا۔ اس پر سلمان فارسیؓ نے پوچھا کیا ایسا ہوگا؟ اے اللہ کے رسول، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اس وقت زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا اور مال غنیمت اپنی دولت سمجھی جائے گی۔ جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا، خیانت کرنے والا امانت دار کہلائے گا اور امانت دار خائن سمجھا جائے گا اور رویبضہ (عاجز لوگ) خطاب کریں گے، پوچھا گیا: یارسول اللہ! رویبضہ سے مراد کون لوگ ہیں؟ فرمایا: لوگوں میں وہ خطاب کریں گے، جن کو بولنے کا ڈھنگ بھی نہ آتا ہوگا اور حق کے دس حصوں میں نو کا انکار ہونے لگے گا اور اسلام رخصت ہو جائے گا۔ فقط اس کا نام ہی رہ جائے گا اور قرآن بھی رخصت ہو جائے گا، فقط اس کے حروف رہ جائیں گے اور قرآن کی جلدوں کو سونے میں منڈھا جائے گا۔ میری امت کے لوگوں کا موٹاپا بڑھ جائے گا، لونڈیوں سے مشورے لئے جانے لگیں گے، منبروں سے کم عمر کے لوگ (نااہل) خطبے دیں گے، کام کی بات عورتوں کے ہاتھ میں ہوگی، اس وقت مسجدوں کو خوب سجایا جائے گا، جیسے کہ گرجا گھر اور یہودیوں کی عبادت گاہیں سجائی اور سنواری جاتی ہیں اور مینارے بہت بلند کئے جائیں گے، نمازیوں کی صفیں تو زیادہ ہوں گی، لیکن دل اور زبان اور خیالات اور خواہشات بالکل الگ الگ ہوں گے۔ حضرت سلمانؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس وقت اے مسلمان، مومن تو ان کی نگاہوں میں لونڈی سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔ اس کا دل اس کے سینہ میں پیچ وتاب کھا کر ایسا گھلے گا، جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے، ضرورت پوری کرنے لگیں گے اور عورتوں سے عورتیں اور لڑکوں پر اس طرح رشک ہونے لگے گا، جس طرح نوجوان کنواری لڑکی پر، اس وقت اے مسلمان فاسق لوگ قائد اور امیر بن بیٹھیں گے، اور وزیر (ان کے) بدکار ہوں گے، امین خیانت کرنے لگیں گے، اور نمازیں ضایع کردی جائیں گی، پس اس وقت تم اپنی نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا، اے مسلمان! اس وقت مشرق سے بھی لوگ آئیں گے اور مغرب سے بھی لوگ آئیں گے، ان کے جسم تو انسان ہی کے ہوں گے، لیکن دل ان کے شیاطین کے دل ہوں گے، نہ تو انہیں چھوٹوں پر رحم آئے گا، اور نہ بڑوں کی توقیر کریں گے، اس وقت اے مسلمان! لوگ (بیت الحرام) کعبہ کا حج تو کریں گے، لیکن ان کے بادشاہوں کا حج سیر و تفریح کے طور پر، ان کے مالداروں کا تجارت کے لئے اور ان کے مسکینوں کا مانگنے کی غرض سے اور ان کے قاریوں کا (حج) ریا اور دکھلاوے کے لئے ہوگا، دریافت کیا گیا کہ کیا ایسا بھی ہوگا؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس وقت اے مسلمان! جھوٹ پھیل جائے گا، دم دار ستارہ نظر آئے گا۔ عورت اپنے شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ہوگی، اور بازار کے قریب قریب ہو جائیں گے، دریافت کیا گیا، ان کے قریب قریب ہونے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: کساد بازاری اور نفع کی کمی، اس وقت اے مسلمان! اللہ طوفان بھیجے گا، جس میں زرد سانپ ہوں گے اور وہ سانپ علماء کے سروں سے چمٹ جائیں گے، اس لئے کہ

انہوں نے برائیاں دیکھیں لیکن ان کے بدلنے کی مطلق کوشش نہ کی (حضرت سلمانؓ نے عرض کیا) کیا یہ بھی ہوگا؟ یارسول اللہ! فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔

(رواہ ابن مردویہ والامام السیوطیؒ فی الدر المنثور)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آندھی وغیرہ ہوتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر اس کا اثر ظاہر ہوتا تھا اور چہرہ انور کا رنگ فق ہوجاتا تھا اور خوف کی وجہ سے کبھی اندر تشریف لے جاتے کبھی باہر، اور یہ دعا پڑھتے رہتے:

’’اللّٰھم انی اسئلک خیرھا و خیر ما فیھا و خیر ما ارسلت بہ واعوذبک من شرھا و شر مافیھا و شرما ارسلت بہ۔‘‘

ترجمہ: ’’یااللہ! اس ہوا کی بھلائی چاہتا ہوں اور جو اس ہوا میں ہو، بارش وغیرہ اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور جس غرض سے یہ بھیجی گئی اس کی بھلائی چاہتا ہوں، یااللہ! میں اس ہوا کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور جو چیز اس میں ہے اور جس غرض سے یہ بھیجی گئی اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

اور جب بارش شروع ہوجاتی تو چہرہ انور پر انبساط شروع ہوجاتا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! سب لوگ جب ابر دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش کے آثار شروع ہوئے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک گرانی محسوس ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہؓ! مجھے اس کا کیا اطمینان ہے کہ اس میں عذاب نہ ہو، قوم عاد کو ہوا کے ذریعہ ہی عذاب دیا گیا اور وہ ابر کو دیکھ کر خوش ہوئے تھے کہ اس ابر میں ہمارے لئے پانی برسایا جائے گا، حالانکہ اس میں عذاب تھا۔ (درمنثور)

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ’’**فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتھم**‘‘ الآیت ترجمہ ان لوگوں نے (یعنی قوم عاد نے) جب اس بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتے دیکھا، تو کہنے لگے یہ بادل تو ہے جس کی تم لوگ جلدی مچاتے تھے اور نبی سے کہتے تھے کہ اگر تو سچا ہے تو ہم پر عذاب لا، ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے جو کہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے ہلاک کردے گا، چنانچہ وہ لوگ اس آندھی کی وجہ سے ایسے تباہ ہوگئے کہ بجز ان کے مکانات کے کچھ نہ دکھلائی دیتا تھا، اور ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

(بیان القرآن)

ایک صحابی ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب آندھی چلتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (جمع الفوائد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں سورج گرہن ہوگیا، صحابہؓ کو فکر ہوئی کہ اس موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیا عمل فرمائیں گے؟ کیا کریں گے؟ اس کی تحقیق کی جائے، جو حضرات اپنے اپنے کام میں مشغول تھے چھوڑ کر دوڑے ہوئے آئے، نوعمر لڑکے جو کہ تیراندازی کی مشق کررہے تھے ان کو چھوڑ کر لپکے ہوئے آئے، تاکہ دیکھیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کیا کریں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت کسوف کی نماز پڑھی، اتنی لمبی تھی کہ لوگ غش کھا کر گرنے لگے، نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روتے تھے اور فرماتے تھے، اے رب! کیا آپ نے اس کا وعدہ نہیں فرما رکھا کہ آپ ان لوگوں کو میرے ہوتے ہوئے عذاب نہ فرمائیں گے، اور ایسی حالت میں بھی عذاب نہ فرمائیں گے کہ وہ لوگ استغفار کرتے رہیں، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نصیحت فرمائی کہ جب کبھی ایسا موقع ہو اور آفتاب اور چاند گرہن ہوجائے، تو گھبرا کر نماز کی طرف متوجہ ہوجایا کرو، میں جو آخرت کے حالات دیکھتا ہوں اگر تم کو معلوم ہوجائیں تو ہنسنا کم کردو، اور رونے کی کثرت کردو، جب کبھی ایسا حادثہ یا حالت پیش آئے تو نماز پڑھو، دعا مانگو، صدقہ کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ تمام رات روتے رہے اور صبح تک نماز میں یہ آیت تلاوت فرماتے رہے:

’’ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم۔‘‘

ترجمہ: ’’اے اللہ! اگر آپ ان کو سزا دیں جب بھی آپ مختار ہیں کہ یہ آپ کے بندے ہیں اور آپ ان کے مالک اور مالک کو حق ہے کہ بندوں کو جرائم پر سزا دے اور اگر آپ ان کو معاف فرمادیں تو بھی آپ مختار ہیں کہ آپ زبردست قدرت والے ہیں تو معافی پر بھی قدرت ہے اور حکمت والے ہیں تو معافی بھی حکمت کے موافق ہوگی۔‘‘ (بیان القرآن)

(جاری ہے)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ

رپورٹ: قاری عبداللہ فیض

نواب شاہ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ کے زیر اہتمام بروز جمعہ ۱۹/مارچ ۲۰۲۱ء جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، کانفرنس بعد نمازِ مغرب تا رات گئے جاری رہی۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت حضرت مولانا قاری محمد انیس (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ)، حضرت مولانا حزب اللہ کھوسو، حضرت مولانا محمد سلیم (شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور) نے کی۔ کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی حضرت مولانا تجمل حسین (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ) نے ادا کی جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم نے ادا کئے۔

کانفرنس کا آغاز بعد نمازِ مغرب تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت حافظ محمد حاشر نے حاصل کی، حافظ محمد اعظم قریشی نے ہدیۂ نعت پیش کیا، حضرت مولانا ثناء اللہ مکسی صاحب، حضرت مولانا توصیف احمد صاحب (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد) نے بیان کیا اور اس کے بعد نمازِ عشاء کا وقفہ ہوا۔

بعد نمازِ عشاءً دوسری نشست میں تلاوت قرآن کریم کی سعادت حضرت مولانا قاری محمد انیس صاحب نے حاصل کی، حافظ منیر احمد صاحب نے وقفہ وقفہ سے حمد، نعتیں اور نظمیں پیش کیں۔ بعد نمازِ عشاءً کانفرنس سے حضرت مولانا محمد راشد مدنی صاحب (مقامی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم)، حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)، حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی صاحب (درگاہ پیر شریف)، حضرت مولانا علامہ راشد محمود سومرو صاحب (جنرل سیکرٹری JUI صوبہ سندھ) و دیگر علماءِ کرام کے خطاب ہوئے، آخر میں حضرت مولانا محمد سلیم صاحب (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شہداد پور) نے اختتامی دعاءً کرائی۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے فرمایا کہ علماء کرام اور کارکنانِ ختم نبوت نے ہمیشہ تحفظِ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کے قانون کے خلاف سازشیں ناکام بنائیں اس قانون میں ترمیم کی کوششیں آئندہ بھی کامیاب نہیں ہونے دی جائیں گی۔

حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی صاحب (پیر شریف والوں) نے خطاب کرتے

پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

نارتھ ناظم آباد کراچی (حافظ سیّد عرفان علی شاہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ جویریہ للبنات نارتھ ناظم آباد بلاک ڈی میں ۳۱/مارچ تا ۵/اپریل ۲۰۲۱ء پانچ روزہ ''تحفظ ختم نبوت کورس'' منعقد کیا گیا۔ جس میں تقریباً پچیس طالبات نے شرکت کی۔ کورس کا دورانیہ روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ مقرر کیا گیا تھا۔ کورس میں درج ذیل عنوانات پر اسباق پڑھائے گئے:

(۱) عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت: قرآن وحدیث کی روشنی میں، (۲) جھوٹے مدعیانِ نبوت کے دعاوی، اوصافِ نبوت، (۳) مرزا قادیانی کا تعارف، دعاوی اور پیشینگوئیاں، تحریکات ختم نبوت کے مختصر حالات، (۴) قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق، حضرت مہدی علیہ الرضوان کا تعارف، علامات، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد قادیانی سے ان کا تقابل۔

آخری دن حضرت مولانا قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کا بیان ہوا، جس میں آپ نے جامع انداز میں تمام عنوانات پر مختصراً اظہارِ خیال کیا۔ قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی درخواست کی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف کروایا۔ حضرت قاضی صاحب کی پُر سوز دعا پر یہ کورس اختتام پذیر ہوا۔ اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشیں۔ آمین

ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔ اور شرکاء سے پُر زور اپیل کی کہ قادیانی اور اُن کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے اکابرین کی عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی خدمات و کارکردگی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں بھی اپنے علاقوں میں تحفظِ ختم نبوت کے کام کو فعال کرنا ہوگا اپنے علاقے کے مبلغ اور اکابر علماء کرام کے مشورے سے تحفظِ ختم نبوت میں اپنا کردار ادا کریں اور قادیانیوں کے اداروں اور مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام سندھ کے جنرل سیکرٹری حضرت علامہ مولانا راشد محمود سومرو مدظلہ نے فرمایا کہ منکرین ختم نبوت کی سازشوں کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے ختم نبوت کی چوکیداری کے لئے ہر کلمہ پڑھنے والا مسلمان ہمہ وقت تیار ہے۔

کانفرنس میں سانگھڑ، نوشہرو فیروز، دوڑ، باندھی، شہداد پور، دریا خان مری، سکرنڈ و دیگر علاقوں اور نواب شاہ شہر کے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ اسی طرح نواب شاہ شہر کے اکابر علماء کرام مولانا مفتی محمد یونس، مولانا محمد یاسین، مولانا عبدالخالق، مولانا محمد اکبر، مولانا مفتی عبدالرؤف قریشی، مولانا مفتی عقیل احمد، مولانا محمد فیاض، مولانا طارق محمود، مولانا احمد حسین جمالی، مولانا قاری عبدالخالق بروہی، مولانا محمد یاسین بھٹی، مولانا نیاز اللہ مستوئی، مولانا محمد امجد مدنی، مولانا مفتی محمد خان، قاری عبدالخالق خاصخیلی، مولانا خیر محمد، مولانا عبدالستار رِند، مولانا مفتی محمد عابد، حاجی ایاز علی نوناری، مولانا محمد مدثر، مولانا مفتی عبدالرؤف رحیمی، مولانا عبداللہ بروہی، مولانا مطیع اللہ خالد، بھائی شاہد جوکھیو، مولانا ارشاد احمد، مولانا مفتی سمیع اللہ مگسی، مولانا صفی اللہ، مولانا ضیاء الدین میمن، مولانا مفتی محمد عثمان حامد، مولانا مفتی محمد سہیل، قاری عبدالحلیم فاروقی و دیگر علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔

کانفرنس کے شرکاء کے لئے طعام کا بندوبست جامع مسجد صغیر میں کیا گیا تھا جہاں بھائی عبدالرؤف قریشی صاحب، قاری علی اصغر صاحب نے بمع پوری ٹیم کے بھرپور خدمت کی۔ خطباء کرام اور علماء کرام کی رہائش و طعام مرکز عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت نواب شاہ میں انتظام تھا، جہاں قاری نیاز احمد خاصخیلی، مولانا شکیل احمد، بھائی عدیل احمد و دیگر ساتھیوں نے بھرپور خدمت کی۔

کانفرنس کی تیاری کے لئے شہر میں تین مقامات پر کیمپ لگائے گئے اور ایک دن پہلے موٹر سائیکلوں پر ختم نبوت ریلی نکالی گئی جمعہ کے اجتماعات میں اعلانات کئے گئے۔ کانفرنسیں، اجلاس، تربیتی پروگرام اور بھرپور ملاقاتیں ہوئیں علاقوں میں کافی محنت ہوئی۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت نواب شاہ کے مقامی ذمہ داران اور کارکنان نے بھرپور محنت کی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کے تعاون اور محنت وکوشش کو شرف قبولیت عطاً فرمائے، اس کانفرنس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور ہم سب کو تادم آخر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی توفیق عطاً فرمائے اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید الرسل وخاتم النبیین۔

ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر کوئی بھی فرد مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا قاری علیم الدین شاکر اور قاری جمیل الرحمٰن اختر نے جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ امت مسلمہ کے لئے بہت بڑا انعام ہے۔ رمضان المبارک اللہ کی طرف سے ایک معزز اور بابرکت مہمان ہے، جو ہمارے لئے بہت سی نعمتیں اور برکتیں لے کر آتا ہے۔ ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی کیا شان و شوکت بیان فرمائی کہ سیّد الانبیاء بذات خود رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیوں کا انتظار دو ماہ قبل فرما رہے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ کے حضور دعا گو ہوتے ہیں کہ اے میرے مولا! میری عمر میں اتنی برکت عطا فرما کہ دو ماہ کی گھاٹی کو صحیح سلامت عبور کر کے اپنے محبوب اور مطلوب (ماہ رمضان) مہمان تک پہنچ سکوں۔ اس ماہ مقدس میں ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں تک بڑھا دیا جاتا ہے اور نوافل کا ثواب فرائض کے برابر ہو جاتا ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ ختم نبوت کی برکت سے اللہ نے ہمیں رمضان جیسا مقدس مہینہ عطا کیا۔ تحفظ ختم نبوت دین اسلام کی روح ہے ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر کوئی بھی فرد مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماہ مقدس ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم تحفظ ختم نبوت کے لئے بڑھ چڑھ کر کام کریں اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی اسلام وملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔

جناب الحاج محمد اسلم بھٹی کی رحلت

مولانا محمد وسیم اسلم، ملتان

جناب الحاج محمد اسلم بھٹی کہروڑ پکا ضلع لودھراں ۴/اپریل ۲۰۲۱ء داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے دار الفناء سے دارالبقاء کی طرف انتقال فرماگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ کے آباء واجداد ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد علاقہ بھٹ ضلع سہارن پور انڈیا سے ہجرت کرکے ریاست بہاول پور میں مقیم ہوئے۔آپ ۱۹۵۵ء میں ایک شریف النفس، نیک سیرت اور نیک صورت انسان جناب الحاج حافظ فیض بخش بھٹی نور اللہ مرقدہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ بلوغت کے بعد دو دہائی کا عرصہ مکہ مکرمہ میں گزارا۔اسی دوران کہروڑ پکا کی معروف دینی درس گاہ جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ اور مہتمم جناب الحاج غلام محمد عباسی صاحب مدظلہ سے ایسا تعلق قائم ہوا کہ اس کی لاج رکھتے ہوئے تادم زیست جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا سے منسلک رہے۔ آپ ایک ملنسار، ہنس مکھ، سادہ طبیعت کے مالک اور مرنجان مرنج انسان تھے۔لباس اور وضع قطع میں کوئی تکلف نہ تھا۔اپنے علاقہ میں جامعہ کے سفیر تصور کئے جاتے تھے۔جامعہ اور جامعہ کے جملہ اساتذہ کرام سے تعلق کا صلہ اللہ کریم نے دنیا میں ہی ایسا دیا کہ آپ کے ایک بیٹے (راقم الحروف) نے اسی جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا سے الحمد تا والناس مکمل قرآن مجید اور پھر درس نظامی کی تمام تر تعلیم حاصل کرکے حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے دست مبارک سے سند فراغت حاصل کی۔ بعدازاں آپ کے اسی فاضل بیٹے کو حکیم العصر حضرت لدھیانویؒ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ کیا جو کہ اس وقت ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا خادم ہے۔

جناب محمد اسلم بھٹی نے اپنے گھر سے چند قدم کے فاصلے پر ایک اہم چوک کا نام ختم نبوت چوک سے منسوب کرانے کے لئے تحریک چلائی، جسے عملی جامہ پہنانے کے لئے جامعہ باب العلوم کے اس وقت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال صاحب نے کوشش فرمائی اور اسی چوک میں ایک افتتاحی تقریب منعقد کرائی، جس میں حکیم العصر حضرت لدھیانویؒ اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی نے شرکت فرمائی۔اسی ختم نبوت چوک میں ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑ پکا کا دفتر بھی موجود ہے۔

الحاج محمد اسلم بھٹی اپنے والد محترم کے انتقال کے بعد جامع مکی مسجد نزد ختم نبوت چوک کے متولی مقرر ہوئے۔آپ نے مسجد کی توسیع اور تعمیر جدید کا بیڑا اٹھایا، مسجد کو حدیث خاتم النّبیین، مہر نبوت، حجر اسود، گنبد خضریٰ ایسی خوب صورت ٹائلوں سے مزین کیا۔ادھر تعمیر جدید کے جملہ امور سے فارغ ہوئے، ادھر وقت موعود آ پہنچا۔آپ ۲۰۱۵ء سے ۲۰۱۹ء تک سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت فرماتے رہے۔

راقم الحروف سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر سے فارغ ہو کر گھر پہنچا، ایک روز کے وقفہ کے بعد آپ گھر سے ہسپتال لے جاتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرگئے۔اگلے روز آپ کی خواہش کے مطابق جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہ نے کوہاٹ سے کہروڑ پکا کا سفر کرکے نماز جنازہ پڑھائی، جامعہ کے جملہ اساتذہ کرام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا محمد خبیب ٹوبہ ٹیک سنگھ، ملتان دفتر سے مولانا حافظ محمد انس، حافظ محمد یوسف ہارون، مولانا اسد اللہ ضیاء، مولانا محمد امین، جناب عزیز الرحمٰن رحمانی، حافظ محمد اکرم، مولانا حسین احمد دنیا پور اور مولانا ظہیر احمد ظہیر چکوال سمیت درجنوں علماء کرام نے جنازہ میں شرکت فرمائی۔

اللہ کریم آپ کی بال بال مغفرت فرمائیں، اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائیں اور آپ کی تمام سیئات کو حسنات میں تبدیل فرمائیں۔آمین بحرمة خاتم النّبیین ﷺ!

☆☆..................☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

جامع مسجد فاروق اعظم رسول پارک: جامع مسجد میں ۱۹،۲۰رفروری کو دوروزہ کورس منعقد ہوا۔ ۱۹رفروری کو جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن مرکز ختم نبوت کے خطیب مولانا محبوب الحسن طاہر نے عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت اور قادیانیت کی سنگینی پر لیکچر دیا۔ ۲۰رفروری کو راقم مولانا قاری عبدالعزیز اور مولانا عبدالنعیم کی معیت میں حاضر ہوا۔ حضرت امام مہدی کا ظہور، دجال کا خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کو قرآن و سنت کے دلائل کے ساتھ مدلل اور مبرہن کیا۔

جامع مسجد سعدی پارک لاہور: جامع مسجد کی بنیاد ۱۹۳۳ء میں رکھی گئی۔ اٹک کے مولانا منظور الحقؒ جو دارالعلوم مدنیہ رسول پارک لاہور کے مہتمم مولانا محبّ النبی مدظلہ کے چچا تھے۔ انہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بے جگری سے حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتوں سے نہ گھبرائے۔ موصوف تحریک ختم نبوت کے پُر جوش لیڈر و راہنما تھے۔ ۱۹۶۰ء تک خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے، بعدازاں آپ کے بھائی مولانا غلام مصطفیٰ خطیب مقرر ہوئے۔ ۱۹۸۷ء تک یہ فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان کے بعد کئی ایک علماء کرام آتے جاتے رہے، ۱۹۹۴ء کو مولانا محمد احسن مدظلہ امام و خطیب مقرر ہوئے۔ موصوف مولانا محبّ النبی مدظلہ کے تلمیذ رشید اور جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور کے فاضل ہیں۔ آپ نے مسجد سے ملحق مدرسہ قائم کیا۔ درجہ سادسہ تک طلبا زیر تعلیم ہیں ہر زمانہ میں یہ مسجد علماء حقہ کا مرکز رہی ہے۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ یہاں بارہا تشریف لائے۔ اب یہ مدرسہ مولانا محبّ النبی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں روبہ ترقی ہے۔ ۲۰رفروری کو عشاء کے بعد بیان ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس: مرکزی جامع مسجد انارکلی لاہور کے بانی مبانی مولانا محمد ابراہیم میاںؒ تھے جو مانسہرہ کے رہنے والے تھے۔ ان کی وفات کے مولانا میاں عبدالرحمٰن نے ان کی مسند کو سنبھالا آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست تھے۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست تھے۔ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوئے۔ اب موصوف کے فرزندان گرامی مولانا محمد میاں، مولانا احمد میاں، مولانا محمود میاں سلمھم اللہ نے مسجد کی تعمیر جدید کے بعد اسے چار چاند لگائے۔ صاحبزادگان میاں عبدالرحمٰنؒ نے ۲۰ر فروری کو مغرب کے بعد ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا، جس میں خطیب ابن خطیب، ترجمان جمعیت حضرت مولانا محمد امجد خان، شیخ الحدیث مولانا نعیم الدین، محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد عبداللہ عابد وڑائچ، مولانا کفیل خان نے خطاب کیا، جبکہ قاری احمد میاں تھانوی، قاری سیّد انور الحسن شاہ، قاری مظہر فرید، قاری مومن شاہ نے تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ حافظ ابوبکر مدنی، حافظ حسن افضال صدیقی، مولانا محمد قاسم گجر، حافظ سیّد مظہر شاہ، حافظ شعیب عزیز نے نعت پیش کی۔ مہمانان خصوصی مولانا سیّد رشید میاں، مولانا طاہر عالم شیخوپورہ، مولانا عبدالنعیم مبلغ لاہور تھے۔

العصر تعلیمی مرکز پیرمحل: ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کے تلمیذ رشید مولانا مفتی محمد شیراز مدظلہ نے شروع کیا۔ مرکز تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ ۲۱رفروری ساڑھے گیارہ سے سوا بارہ بجے تک بیان ہوا، کئی ایک طلبا نے نام لکھوائے یہ پروگرام ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا خبیب سلمہ کی نگرانی میں ہوا۔

دارالعلوم ربانیہ پھلور: یہ ادارہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا مرکزی ادارہ ہے، جس کا آغاز ۱۹۴۰ء ہوا، تقریباً اسی سال سے دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس کی علاقہ بھر میں کئی شاخیں ہیں۔ مرکزی شاخ بستی ریاض المسلمین پھلور میں واقع ہے، جس میں چار سو طلبا، ۱۲۲ساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہر سال کئی ایک علماء کرام دستار و سند فضیلت حاصل کرتے ہیں۔ شعبۂ بنات سے اب تک ۲۰۲۵۳ طالبات سند فضیلت حاصل کر چکی ہیں۔ جامعہ کی علاقہ میں ۹۰ شاخیں دینی علوم، قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی خدمات میں مصروف ہیں۔ عزیز القدر مولانا محمد خبیب سلمہ کی معیت میں ۲۱رفروری ظہر کی نماز کے بعد بیان ہوا، کئی درجن

طلبا نے کورس میں شرکت کے لئے نام لکھوائے۔ جامعہ کے نائب مہتمم مولانا محمد امین مدظلہ اور دیگر اساتذہ کرام سے بھی ملاقات ہوئی۔ ہمارے استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ بھی اسی مدرسہ میں زیر تعلیم رہے۔

جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال: جامعہ کے بانیان حضرت علامہ غلام رسولؒ، مولانا مفتی مقبول احمدؒ، مولانا عبدالمجید انورؒ تھے۔ مولانا حافظ عبدالحمیدؒ ایک عرصہ تک اس کے مہتمم رہے۔ ماہ فروری کے اوائل میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی وفات کے بعد مولانا مفتی مقبول احمدؒ کے فرزند ارجمند مولانا طارق مسعود مدظلہ مہتمم بنائے گئے۔ ۲۱ر فروری کو جامعہ میں ختم بخاری کی تقریب تھی۔ مولانا طارق مسعود جو ہمارے خیرالمدارس کے زمانۂ طالب علمی ۱۹۷۴ء کے ساتھی ہیں۔ ان کے حکم پر اس تقریب میں شرکت اور بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

جامعہ رشیدیہ ساہیوال: جامعہ کے بانی حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ رائے پوریؒ تھے۔ ان کے ایک فرزند گرامی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک عرصہ تک مرکزی نائب امیر رہے۔ موصوف خیرالعلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ بانی جامعہ خیرالمدارس خلیفہ اجل حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ نظم کے اعتبار سے اصل حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدیؒ، ان کی وفات کے بعد مولانا ولی محمدؒ ہڑپہ، پیر جی عبدالعلیم رائے پوری، مولانا مطیع اللہ رشیدی مہتمم رہے۔ جامعہ کو کئی ایک انقلابات سے گزرنا پڑا۔ وقت تحریر خاندان رشیدی کے چشم و چراغ مولانا کلیم اللہ رشیدی مہتمم، قاری سعید ابن شہید ناظم ہیں، اول الذکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے امیر بھی ہیں۔ ۲۲ر فروری ۱۲ بجے سے پونے ایک بجے تک بیان ہوا، جس میں کثیر تعداد میں طلبا نے شرکت کا وعدہ کیا۔

جامعہ اسلامیہ چیچہ وطنی: جامعہ اسلامیہ مرکزی جامع مسجد چیچہ وطنی سے ملحق ہے۔ مولانا محمد ارشادؒ نے شروع فرمایا اور موصوف تاحیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے امیر رہے۔ مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے، ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند شیخ الحدیث اور مہتمم ہیں۔ اصل نظم پروفیسر محمد جاوید چلا رہے ہیں۔ ۲۲ر فروری ظہر کے بعد بیان ہوا۔

ڈیرہ غازی خان اور تونسہ شریف کے مدارس میں بیانات: تونسہ شریف میں جامعہ محمدیہ کے بانی مولانا حبیب الرحمٰن تونسوی مدظلہ ہیں، جو ایک عرصہ تک جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں استاذ اور گوجرہ کی مسجد کے خطیب رہے۔ انہوں نے تونسہ ڈیرہ اسماعیل خان روڈ پر جامعہ محمدیہ کے نام سے خوبصورت ادارہ قائم کیا، جہاں دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق ہوتے ہیں۔ ۲۴ر فروری ۱۱ بجے صبح بیان ہوا۔ اسی دن عصر کی نماز کے بعد مولانا رشید احمد شاہ جمالی مدظلہ کے مدرسہ میں بیان ہوا۔ مغرب کی نماز کے بعد جامعہ قاسمیہ دارالافتاء مولانا مفتی خالد محمود کی دعوت پر بیان ہوا۔ رات آرام و قیام کے لئے گدائی شریف دارالعلوم صدیقیہ میں گزاری۔ ۲۵ر فروری صبح کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ جامع مسجد کے بانی ہمارے دادا پیر حضرت مولانا علی المرتضیٰؒ خلیفہ مجاز حضرت فضل علی مسکین پوریؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ تھے، اب ان کے داماد مولانا محمد اسحاق اور نواسے مولانا پیرزادہ علی المرتضیٰ نظم سنبھالے ہوئے ہیں۔ جامعہ خلفاء راشدین، جامعہ رحیمیہ عابدیہ، درسگاہ نیازیہ، دارالعلوم رحمانیہ میں بھی بیانات ہوئے۔

جامعہ خالد ابن ولید وہاڑی: جامعہ خالد ابن ولید ٹھینگی کالونی وہاڑی کے بانی ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے شاگرد رشید اور خلیفہ مجاز حضرت مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہ ہیں، جنہوں نے شہری فضاء سے ہٹ کر وہاڑی ملتان روڈ پر وہاڑی شہر سے چند کلومیٹر پہلے عظیم الشان ادارہ قائم کیا جو کئی ایکڑ زمین پر مشتمل ہے۔ وسیع و عریض جامع مسجد اور مدرسہ کے دارالاقامے، درسگاہیں، فیملی کوارٹرز تعمیر کرائے، جس میں سینکڑوں طلبا اولیٰ سے دورۂ حدیث شریف تک زیر تعلیم ہیں۔ جن کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ۴ر مارچ گیارہ بجے صبح طلبا سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔ دسیوں طلبا نے کورس کے لئے وعدے کئے۔

جامعہ حنفیہ فریدیہ پاکپتن میں کانفرنس: جامعہ فریدیہ حنفیہ پاکپتن شریف کے بدعت زدہ ماحول میں قدیمی درسگاہ ہے، جو ۱۹۶۶ء میں قائم کی گئی۔ جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال کے بانیان مولانا مفتی مقبول احمدؒ، مولانا عبدالمجید انورؒ نے قائم کیا۔ اس وقت حضرت مولانا حافظ عبدالحمید سہارنپوری کے فرزند مولانا ڈاکٹر خالد محمودؒ اور مولانا مفتی مقبول احمدؒ کے صاحبزادے مولانا طارق مسعود نظم سنبھالے ہوئے ہیں۔ ۴ر مارچ مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے پنجابی زبان کے معروف خطیب مولانا مسعود احمد چشتی،

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ابوبکر صدیق، مولانا عبدالحکیم نعمانی نے خطاب کیا، جبکہ حافظ معوذ اسلام، مولانا عنایت الرحمٰن، محمد جہانگیر نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا طارق محمود قاسمی، مولانا محمود الحسن نے انتظام کیا۔

جامع مسجد عثمان غنی میں: جامع مسجد عثمان غنی فرید ٹاؤن ساہیوال میں ۵/ مارچ کے جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ مسجد ہذا کے خطیب مولانا قاری عبداللطیف زید مجدہ جو ہمارا چناب نگر کا کورس کر چکے ہیں، ان کی استدعا پر مولانا عبدالحکیم نعمانی سلمہ نے جمعۃ المبارک کا وقت دیا، جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر خطیب شہر مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کے تربیت یافتہ مولانا محمد شفیع ایک اور جماعتی ساتھی چوہدری محمد افضل سے ملاقات کی اول الذکر کئی روز سے علیل چلے آرہے تھے اور دونوں کی عیادت ودعائے صحت کی۔

جامع مسجد یاسین زیلدار پارک میں ختم نبوت کانفرنس: ۵/ مارچ مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد یاسین میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مجلس ساہیوال کے ناظم اعلیٰ قاری عبدالجبار مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے جامعہ رشیدیہ کے مدرس مولانا محمد ندیم، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا، جبکہ قاری عبدالجبار کے فرزند ارجمند قاری محمد عثمان مالکی نے تلاوت کی۔ مدرسہ کے بچوں نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس کا اہتمام قاری نصیر احمد اور ان کے بھائی قاری نذیر احمد نے کیا۔

جامعہ عمر ابن خطاب میں ختم بخاری کی تقریب: ۶/ مارچ کو مغرب کی نماز کے بعد سے یہ تقریب شروع ہوکر عشاء کی نماز کے وقفہ کے ساتھ رات گئے تک جاری رہی۔ عارف باللہ حضرت مولانا کریم بخش مدظلہ جو اس جامعہ کے بانی اور دعوت وتبلیغ کی تحریک کے سرمایہ ہیں، انہوں نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض خود سرانجام دیئے۔ سینکڑوں طلبا کی تکمیل علوم اسلامیہ، حافظ قرآن، تجوید قرأت اور تخصص فی الافتاء سے فارغ ہونے والوں کی دستار بندی کی گئی۔ وقت بچانے کے لئے فضلاء نے پہلے سے پگڑیاں باندھ رکھی تھی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد یاسین صابر مدظلہ سے انہوں نے سر پر ہاتھ رکھوائے۔ بخاری شریف کا آخری سبق بھی حضرت موصوف نے تقریباً سوا گھنٹہ پڑھایا اور طلبا کرام اور فضلاء کو اپنی نصیحتوں سے سرفراز فرمایا۔ مفتی انس یونس نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مسجد، برآمدہ، صحن کھچا کھچ سامعین سے بھرا ہوا تھا۔

جامعہ اشرفیہ مان کوٹ: جامعہ اشرفیہ مان کوٹ کے بانی حضرت اقدس مرشد العلماء والصلحاء حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلو شجاع آبادی نوراللہ مرقدہ کے فرزند نسبتی حضرت مولانا محمد اشرف شادؒ تھے، جو امام الصرف والنحو تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا مفتی محمد احمد نور مدظلہ نے مدرسہ کا اہتمام اور شیخ الحدیث کا منصب سنبھالا اور مدرسہ کی چار دیواری، عظیم الشان مسجد اور خوبصورت مدرسہ کا گیٹ بنوایا۔ انہوں نے ۶/ مارچ کو ختم بخاری کی تقریب رکھی۔ جامعہ دارالعلوم کبیر والا کے مہتمم حضرت مولانا ارشاد احمد مدظلہ، جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ کے استاذ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ اور کئی علماء کرام نے خطابات فرمائے۔ عزیزم مولانا محمد انس سلمہ کی رفاقت اور ان کے اصرار پر راقم بھی شریک ہوا اور بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ راقم کا بیان اردو اور سرائیکی زبانوں میں ملا جلا تھا، کئی ایک نعت خوانوں نے نعتیہ کلام سے مجمع کے دلوں کو گرمایا۔

دارالقرآن فیصل آباد: جس کے بانی ہماری مرکزی شوریٰ کے رکن، معروف خادم قرآن، امام القرأ حضرت اقدس قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کے فرزند نسبتی حضرت مولانا قاری محمد یاسین مدظلہ ہیں۔ دارالقرآن کی خصوصیت سینکڑوں حفاظ کی گردان ہے، ہر سال سینکڑوں حافظات، علماء کرام، مفتیان فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ راقم نے آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر میں شرکت کی دعوت دی۔ ضلعی مبلغ مولانا عبدالرشید سلمہ نے ہر کلاس کا ایک امیر مقرر کر کے انہیں چٹیں پکڑا دیں اور انہیں نے چٹوں پر نام لکھ کر فی الفور واپس کر دیں، کئی درجن طلبا نے نام لکھوائے۔

جامعہ امدادیہ، فیصل آباد: جامعہ کے بانی استاذ العلماء، استاذی المکرّم شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد رحمہ اللہ تھے۔ جن سے راقم نے ۱۹۷۴ء جامعہ خیر المدارس ملتان میں سلّمُ العلوم بعدازاں قصیدہ بردہ شریف پڑھے، ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر مولانا مفتی محمد طیب مدظلہ مہتمم اور شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔ جامعہ میں ہر سال سینکڑوں طلبا سند فضیلت ودستار حاصل کرتے ہیں۔ ایسے ہی حفظ، تجوید قرأت میں سند حاصل کرتے ہیں۔ حضرت الشیخؒ کے دور سے راقم ہر سال حاضر ہوتا ہے، امسال بھی ۶/ مارچ کو عصر کی نماز کے بعد بیان ہوا، یہاں بھی درجنوں طلبا نے نام لکھوائے۔

جامعہ اسلامیہ محمدیہ مچھلی فارم: جامعہ ستیانہ روڈ فیصل آباد کے بانی، حضرت الشیخ مولانا نذیر احمدؒ کے تلمیذ رشید جامعہ امدادیہ کے فاضل مولانا

عبدالرزاق حفظ اللہ ہیں۔ انہوں نے کئی کنال پر خوبصورت ادارہ قائم کیا۔ یہاں بھی سینکڑوں طلبا زیرتعلیم ہیں۔ مولانا عبدالرشید سلمہ کی معیت میں یہاں بھی حاضری ہوئی اور مغرب کی نماز کے بعد بیان ہوا، یہاں بھی کثیر تعداد میں طلبا نے کورس میں شرکت کا وعدہ کیا۔

معہد الفقیر جھنگ صدر: جامعہ کے بانی ملک کے نامور شیخ طریقت حضرت اقدس مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ ہیں۔ معہد وسیع و عریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ سینکڑوں طلبا اولیٰ سے دورۂ حدیث شریف تک زیرتعلیم ہیں۔ یہ ادارہ تعلیم وتربیت کا حسین امتزاج ہے۔ اکثر و بیشتر طلبا سفید دستاروں میں فرشتوں کی قطار نظر آئے۔ حضرت پیر صاحب تو اکثر اپنے تبلیغی و تربیتی دوروں میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں شیخ الحدیث مولانا حبیب اللہ نقشبندی نظم سنبھالتے ہیں۔ حضرت پیر صاحب بنیادی طور پر انجینئر ہیں، انہوں نے معہد میں کئی ایک فارم بنائے ہوئے ہیں جن سے مدرسہ کی چار دیواری سے باہر سینکڑوں حضرات استفادہ کرتے ہیں۔ سوئے اتفاق حضرت پیر صاحب مدظلہ، مولانا مجیب اللہ صاحب کی زیارت نہ ہوسکی۔ ان کی عدم موجودگی میں مولانا محمد ذیشان مدظلہ نے بیان کرایا۔ اس پروگرام میں ضلعی امیر مولانا سیّد مصدوق حسین شاہ، قاری خلیل احمد سالک کی رفاقت حاصل رہی، یہاں بھی کئی طلبا نے نام لکھوائے۔

جامعہ محمدیہ جھنگ صدر: جامعہ کے بانی ملک کے نامور شعلہ بیان خطیب سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ تھے۔ ان کی شہادت کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا اظہارالحقؒ مہتمم بنے، اب ان کے ایک اور فرزند ارجمند مولانا مسرورالحق مہتمم ہیں، جبکہ ہمارے حضرت مولانا عبدالحئی بہلوی نقشبندیؒ کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالرحیم مدظلہ شیخ الحدیث ہیں۔ مولانا جھنگویؒ ایک شعلہ بیان اور بہادر خطیب تھے۔ ختم نبوت کی کانفرنسوں میں شرکت فرماتے رہے۔ بعض اوقات علامہ علی غضنفر کراروی اور مولانا جھنگویؒ ایک نشست میں اکٹھے ہوجاتے۔ آپ مجلس کے کاز اور مشن کو نظر رکھتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت و حقانیت پر خوب تقریر فرماتے۔

گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کانفرنس میں آپ نے ''حضرت نانوتویؒ تحذیرالناس اور ختم نبوت'' کے عنوان پر جاندار خطاب فرمایا، جو اپنی مثال آپ تھا۔ نیلا گنبد لاہور میں ہونے والے خطاب جو مذکورہ بالا عنوان پر تھا، راقم نے خطبات ختم نبوت کی دوسری یا تیسری جلد میں شائع کیا ہے۔ ۸/مارچ کو ظہر کی نماز کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم مدظلہ کی صدارت میں راقم نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ صحابہؓ واہل بیتؓ کی عظمت، قرآن پاک، احادیث نبویہ کی حقانیت کا تحفظ ہے، یہاں بھی کئی ایک طلبا نے نام لکھوائے۔

بنگلہ جوانہ میں ختم نبوت کانفرنس: ۹/مارچ کو بنگلہ جوانہ میں قائم ہونے والے مدرسہ جامع صدیق اکبر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مظفرگڑھ کے خوش الحان خطیب مولانا محمد خالد مکی، کبیر والا کے مولانا عبدالخالق رحمانی، محمد اسماعیل شجاع آباد کے بیانات ہوئے، صدارت مولانا محمد گھگھلہ نے کی۔ تلاوت ونعت، مولانا محمد حسنین، محمد صابر نے پیش کی۔ کانفرنس عصر کی نماز تک جاری رہی۔ مقررین نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور ملک وملت کی دشمنی پر روشنی ڈالی اور سامعین سے عہد لیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ جوانہ بنگلہ مظفرگڑھ ضلع کا آخری قصبہ ہے۔ آگے جھنگ ضلع شروع ہوجاتا ہے۔ یہ کانفرنس مولانا محمد ساجد سلمہ کی مساعی جمیلہ سے منعقد ہوئی۔

خانقاہ حبیبیہ نقشبندیہ شاہ جمالیہ کے صوفیاء کرام کے اجتماع میں شرکت: خانقاہ کے بانی مولانا بشیر احمد شاہ جمالیؒ تھے، جو ہمارے استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے چہیتے شاگردوں میں سے تھے۔ دارالعلوم کبیر والا میں زیرتعلیم رہے۔ دورۂ حدیث شریف جامعہ خیرالمدارس ملتان سے کیا۔ جہاں آپ نے خیرالعلماء، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ، حضرت مولانا علامہ محمد شریف کشمیریؒ، حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیرویؒ ثم ملتانی جیسے اساطین علم سے احادیث نبویہ کی فیوض و برکات حاصل کیں۔ حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی چکوالویؒ سے مجاز ہوئے اور ڈیرہ غازی خان راجن پور روڈ پر خانقاہ اور مدرسہ قائم کیا۔ اس مدرسہ میں کئی ایک معروف علماء کرام کے صاحبزادگان زیرتعلیم رہے۔ فرزند محمودؒ سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن مدظلہ موقوف علیہ تک یہاں زیرتعلیم رہے۔ ڈیرہ غازی خان کے اکثر علماء کرام، شیوخ حدیث ان کے تربیت یافتہ ہیں۔ ۳۱/جنوری ۲۰۱۵ء مطابق

۱۲/ربیع الاول ۱۴۳۴ھ کو انتقال فرمایا، ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا اسعد حبیب مدظلہ ان کے جانشین اور مدرسہ کے مہتمم مقرر ہوئے۔ ۱۰ تا ۱۲ مارچ ۲۰۲۱ء ان کی خانقاہ کا سہ روزہ اجتماع تھا۔ موصوف کے حکم پر ۱۰/مارچ ظہر کی نماز کے بعد کی نشست میں راقم کا پون گھنٹہ بیان ہوا۔ عصر کی نماز چلڈرن اسپیشلسٹ ڈاکٹر عبدالشکور کی کلینک سنانواں میں ادا کی۔ مغرب مکہ مسجد کوٹ ادو میں ادا کی۔ بھائی عبدالرزاق مرحوم کے فرزندان گرامی اور جناب صوفی عبدالستار سے تعزیت کا اظہار کیا۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ ادو کے امیر تھے۔ رات آرام و قیام مولانا ابوبکر مدرس مدرسہ دارالہدیٰ چوک اعظم لیہ کے گھر رہا۔ اللہ پاک انہیں اعزاز و اکرام کرنے پر جزائے خیر عطا فرمائیں۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد سلمہ کی رفاقت و معیت حاصل رہی۔

قاری محمد حیات تونسوی مدظلہ کی عیادت: موصوف سرائیکی زبان کے سریلے اور رسیلے خطیب ہیں۔ شوگر کی وجہ سے ٹانگ سے معذور ہوگئے۔ تبلیغی پروگرام رُک گئے، لیکن بنین و بنات میں بخاری، مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ کے کچھ حصے پڑھا رہے ہیں۔ نیز قرآن پاک کے ترجمہ کا کچھ حصہ بھی، اپنی خدمت قرآن و حدیث پر شادان و فرحاں نظر آئے۔ ۱۱/مارچ دس بجے کے قریب ان کی خدمت میں حاضری ہوئی اور ان سے دعائیں لے کر اگلے سفر پر روانہ ہوگئے۔ ہمارے مبلغ مولانا محمد ساجد سلمہ کی چچازاد بہن کا گزشتہ روز انتقال ہوگیا۔ جنازہ میں حاضری نہ ہوسکی، لیکن دریا خان جاتے ہوئے ۱۱/مارچ تقریباً ۱۱ بجے صبح میت والے گھر حاضری ہوئی، چند منٹ موت کی اہمیت اور بعد والی رسومات پر گفتگو کی۔

ختم نبوت کانفرنس دریا خان: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریا خان کے زیراہتمام جامع مسجد فردوس قدیم میں ۱۱/مارچ بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جو رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت قاری محمد ساجد مدظلہ نے کی۔ تلاوت قاری محمد ارشد۔ مقررین میں مولانا قاضی عبدالحلیم ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا ابوبکر قاسمی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ نعت: حافظ محمد فیضان انصاری، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے سرانجام دیئے۔

خانقاہ سراجیہ میں حاضری: ۱۲/مارچ صبح نو بجے خانقاہ سراجیہ میں حاضری ہوئی، جہاں بانی خانقاہ حضرت اقدس مولانا احمد خانؒ، حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ، حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمدؒ، حضرت حافظ محمد عابدؒ اور دوسرے عمائدین کی قبور پر حاضری کی سعادت حاصل کی اور رفع درجات کی دعا کی۔

خطبہ جمعہ: مکی مسجد کندیاں میں دیا، کندیاں یونٹ کی متحرک شخصیت جناب رانا واجد علی نے خانقاہ سراجیہ میں تشریف لاکر خدام ختم نبوت کو وصول کیا۔ خانقاہ سراجیہ کے جامعہ سعدیہ کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم مدظلہ مکی مسجد میں ملاقات کے لئے تشریف لائے، جبکہ حضرت صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ سفر پر، صاحبزادہ نجیب احمد راولپنڈی، صاحبزادہ سعید احمد کسی جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے، جبکہ سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ جمعہ کی تیاری میں مصروف تھے، زیارت و ملاقات نہ ہوسکی۔

دفتر ختم نبوت سرگودھا میں: خانقاہ سراجیہ اور کندیاں شریف سے فارغ ہوکر سرگودھا کے لئے عازم سفر ہوئے۔ جہاں حاضر ہوکر مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ جو کئی دن سے علیل ہیں کی زیارت و ملاقات کی اور ان سے دعائیں لیں، جبکہ ضلعی مبلغ مولانا خالد عابد نے خدام ختم نبوت کو خوش آمدید کہا۔ ۱۳/مارچ صبح کی نماز کے بعد دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ملحقہ مسجد میں معراج النبی کے عنوان پر مختصر درس دیا۔

لاہور میں ختم نبوت کانفرنس: لاہور میں امسال ۱۳/مارچ کو ''آئیڈیل گراؤنڈ ٹاؤن شپ''

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

میں ڈویژنل عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا اوراس کی کامیابی کے لئے حسب سابق ایک رابطہ کمیٹی مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا قاری علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، قاری عبدالعزیز پر مشتمل قائم کی گئی، جس میں رابطہ سیکریٹری کا کردار مولانا عبدالنعیم نے ادا کیا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے سینکڑوں اجتماعات منعقد کئے گئے۔ عین موقع پر کورونا کی آڑ میں دیگر اجتماعات کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کانفرنس پر پابندی عائد کردی گئی۔ راقم اس میں شرکت کی غرض سے سرگودھا سے سفر کرکے لاہور پہنچا معلوم ہوا کہ کانفرنس نہیں ہو رہی، رات دفتر مسلم ٹاؤن لاہور میں گزاری۔

مولانا ابوبکر صدیقؒ کی یاد میں منعقدہ تقریب: عزیزی قاری علی حیدر سلمہ نے اپنے بڑے بھائی مولانا ابوبکر صدیقؒ اور چھوٹے بھائی نعمان شہزادؒ کی یاد میں ۱۴؍ مارچ کو اپنی رہائش گاہ بالمقابل مزار شاہ محمد غوث قادریؒ منعقد کی، جس میں لاہور میں رہنے والے اعزاء اور اقرأ روضۃ الاطفال میں خدمات سرانجام دینے والے رفقاء کو مدعو کیا۔ قرآن پاک کی تلاوت کی گئی۔ قرآن خوانی کے بعد ایصالِ ثواب کے لئے دعوت کا اہتمام کیا۔ راقم قرآن خوانی کی تقریب میں شریک ہوسکا، لیکن خورد ونوش کی محفل سے محروم رہا اور اگلے پروگرام میں شرکت کے لئے سفر شروع کیا۔

جامع مسجد گنبد والی فاروق آباد: جامع مسجد گنبد والی کے بانی فاضل دیوبند حضرت مولانا غلام محمدؒ تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ تھے۔ حضرت موصوف ۱۹۵۷ء میں تشریف لائے، اس وقت سادہ سا کچا کمرہ تھا جو مسجد کے طور پر استعمال ہوتا تھا، جو ۱۹۵۸ء کے سیلاب میں زمین بوس ہوگیا۔ ۱۹۶۰ء میں جامع مسجد گنبد والی کی بنیاد رکھی۔ اللہ پاک کے فضل وکرم سے خوبصورت مسجد بن گئی اوراس پر ایک گنبد بھی تعمیر کیا، جس کی وجہ سے یہ مسجد گنبد والی کے نام سے مشہور ہے۔ راقم ۱۹۹۰ء میں لاہور مبلغ بن کر آیا، اس وقت شیخوپورہ ضلع میں کوئی مبلغ نہ تھا۔ راقم اسے کور کرتا۔ حضرت موصوف یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء تک مسجد کے خطیب وامام رہے۔ ان کی وفات کے بعدان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا حاجی محمد اسلمؒ خطیب مقرر ہوئے، جو ۲۰۱۳ء تک امام وخطیب رہے۔ مسجد مذکور تقریباً ایک ایکڑ زمین پر محیط ہے۔ مولانا محمد اسلمؒ کے بعدان کے برادرزادہ مفتی طاہر نوید امام وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ چند سال انہوں نے یہ خدمات سرانجام دیں۔ اب جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے فاضل مولانا محمد قاسم حفظ اللہ امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ۱۴؍ مارچ ظہر کے بعد منعقدہ ایک کورس میں راقم الحروف نے حضرت امام مہدی کے ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر خطاب کیا۔

جامع مسجد قبا میں ختم نبوت کورس: مولانا فضل الرحمٰن منگلا سلمہ شیخوپورہ اور ننکانہ کے اضلاع کے مبلغ ہیں۔ پروجیکٹر کے ذریعہ قادیانیت کا خوب کچہ چٹھہ کرتے ہیں۔ انہوں نے ۱۳، ۱۴؍ مارچ کو کورس رکھا۔ ۱۳؍ مارچ کو پروجیکٹر کے ذریعہ خود لیکچر دیا جبکہ ۱۴؍ مارچ کو راقم نے اوصافِ نبوت پر بیان کیا۔ مولانا ضیاء اللہ خان نے نعت پڑھی۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی، صحیح جوابات دینے والوں کو مجلس کی کتب انعام کے طور پر دی گئیں، جبکہ بچوں کو صحیح جوابات دینے پر نقد پیسوں کی صورت میں انعام دیا گیا۔

جناب عمر زمان جنجوعہ کی عیادت: موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فاروق آباد کے سابق امیر الحاج محمد حسین جنجوعہؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ الحاج محمد حسین جنجوعہؒ فنافی الجماعت تھے، مبلغین کو بلاکران کے درس کرانا۔ مخیّر حضرات کو مالی تعاون کی طرف متوجہ کرنا اورجمع شدہ رقم کوملتان مرکزی دفتر بھجوانا رسیدات مخیّر حضرات تک پہنچانا۔ عید قربان کے موقع پر مجلس کے لئے قربانی کی کھالیں جمع کرانا اورانہیں بیچ کر رقوم مرکزی دفتر کو بھجوانا غرضیکہ انہوں نے اپنی مساعی جمیلہ کی وجہ سے اپنی پہچان ختم نبوت کے حوالہ سے کرائی تھی۔ جناب عمر زمان جنجوعہ کافی عرصہ پہلے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوئے اور معذور ہوگئے تو مولانا مسعود خان ربانی سلمہ کی معیت میں ان سے ملاقات کی اوران کی خیرو عافیت معلوم کی۔ رات کا قیام و آرام جامعہ اسلامیہ فاروق آباد میں رہا۔

الشیر کے میں ختم نبوت کورس: جامع مسجد صدیقیہ قصبہ ''الشیر کے'' میں ۱۵؍ مارچ کو مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے پروجیکٹر کے ذریعہ قادیانی عقائد وعزائم کے حوالہ جات ان کی کتابوں سے دکھلائے۔ بعدازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، امت مسلمہ کی عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے عظیم الشان قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ عشاء کی نماز مقررہ وقت سے چند منٹ بعد میں ادا کی گئی۔ کورس کا انتظام جامع مسجد صدیقیہ کے خطیب مولانا غلام مرتضیٰ اوران کے دوستوں نے کیا۔ کورس کے آخر میں مجلس کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذریعہ

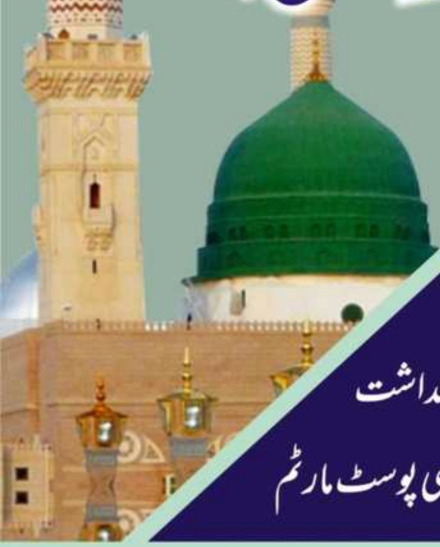

- پوری دُنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدِباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- دفاترِ ختمِ نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختمِ نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

اِن تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لیے

زکوٰۃ، فطرہ، صدقات، عطیات

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کو دیجئے

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب — امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب — مرکزی ناظمِ اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان

فون +92-61-4583486, +92-61-4783486

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c # 0010010964680019

IBAN # PK068ABPA0010010964680019 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT

Account # 0010010964710018

IBAN # PK45ABPA0010010964710018 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، ایم اے جناح روڈ کراچی فون +92-21-32780337 فیکس +92-21-32780340